﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَحْمُوداً﴾ (بنی اسرائیل: ۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۳۱/مارچ ۲۰۰۰ء شمارہ ۱۳

۱۷/ذوالحجہ ۱۴۲۰ ہجری ☆ ۳۱/امان ۱۳۷۹ ہجری شمسی

عبادت اور احسان

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبریل نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا کہ احسان کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو یہ خیال کر کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب سؤال جبریل)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آ گیا

یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی

"......میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آبِ حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا۔ جو آسمان پر کھولا گیا زمین پر اس کو کوئی بند نہیں کر سکتا۔ سو تم مقابلہ کے لئے جلدی نہ کرو اور دیدہ و دانستہ اس الزام کے نیچے اپنے تئیں داخل نہ کرو جو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْم. اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلاً۔ بدظنی اور بدگمانی میں حد سے زیادہ مت بڑھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اپنی باتوں سے پکڑے جاؤ اور پھر اس دکھ کے مقام میں تمہیں یہ کہنا پڑے کہ مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالاً كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْاَشْرَار......... اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آگیا۔ اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بنا ڈالی۔ بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدائے تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آگیا۔ خدا تعالیٰ اپنے دین کے باغ کو جس کی راستبازوں کے خونوں سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کی طرح اسلام بھی ایک پرانے قصوں کا ذخیرہ ہو جس میں موجودہ برکت کچھ بھی نہ ہو۔ وہ ظلمت کے کامل غلبہ کے وقت اپنی طرف سے نور پہنچاتا ہے۔ کیا اندھیری رات کے بعد نئے چاند کے چڑھنے کی انتظار نہیں ہوتی؟ کیا تم سلخ کی رات کو جو ظلمت کی آخری رات ہے دیکھ کر حکم نہیں کرتے کہ کل نیا چاند نکلنے والا ہے۔ افسوس کہ تم اس دنیا کے ظاہری قانون قدرت کو تو خوب سمجھتے ہو مگر اس روحانی قانون فطرت سے جو اسی کا ہمشکل ہے بکلی بے خبر ہو"۔ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰۴، ۱۰۵۔ مطبوعہ لندن)

خانہ کعبہ وہ پہلا گھر ہے جو تمام بنی نوع انسان کے لئے بنایا گیا۔ یہ ایک ہی گھر ہے جہاں تمام دنیا کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ جس طرح ابتداء میں بنی نوع انسان کو اکٹھا کرنے کے لئے یہ گھر بنایا گیا تھا اسی طرح اس کی غرض یہ ہے کہ روحانی لحاظ سے بھی تمام بنی نوع انسان کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا جائے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ ہوگا

(خلاصہ خطبہ عیدالاضحی ۱۷/مارچ ۲۰۰۰ء)۔(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۷/مارچ ۲۰۰۰ء)

اسلام آباد ۔ٹلفورڈ (۱۷/مارچ ۲۰۰۰ء): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ عیدالاضحیٰ اسلام آباد میں ارشاد فرمایا جہاں کثیر تعداد میں احباب و خواتین نماز عید کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے سنت نبوی کے مطابق پہلے دو رکعات نماز عید کی پڑھائیں اور پھر خطبہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ آل عمران کی آیات ۹۶ تا ۹۸ کی تلاوت کی اور ان کا ترجمہ پیش فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ ان آیات کریمہ میں جو بات خصوصیت سے قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ ابراہیمؑ حنیف کی ملت کی پیروی کرو جو مشرکوں میں سے نہیں تھا۔ حضور نے فرمایا کہ شرک ایک ایسی بات ہے کہ کسی کو اس گھر کے ساتھ شرک وابستہ کرنے کی اجازت نہیں ورنہ تمام بنی نوع انسان کا برابر حق ہے کہ وہ یہاں آئیں اور اللہ کا ان پر حق ہے کہ وہ اس گھر کے گرد گھومیں اور ابراہیم کے مناسک ادا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں فرمایا گیا ہے کہ پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کا کمال ہے کہ بکۃ کا لفظ استعمال فرمایا۔ مکّہ کو بکّہ کب کہا جاتا تھا اس کی بہت پرانی تاریخ ہے۔ ان آیات میں ذکر ہے کہ اس میں بہت سے کھلے کھلے نشانات ہیں اور مَقَامِ اِبْرَاهِيم ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مُقَام اور مَقَام میں فرق ہے۔ مَقَام کسی ظاہری جگہ کو نہیں کہتے بلکہ مرتبہ کو کہتے ہیں۔ تو حضرت ابراہیمؑ کے جو نشانات وہاں ہیں وہ آپ کے مرتبہ کو ظاہر کرنے کے لئے پھیلے پڑے ہیں نہ کہ کوئی ایسی معین جگہ ہے کہ جہاں حضرت ابراہیمؑ نے مصلّی بنایا اور وہاں اس کا مقام ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم مَقَامِ اِبْرَاهِيم کہتا ہے لیکن لوگ غلطی سے اس کا ترجمہ مُقَام کر لیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس مضمون کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے میں نے مختلف آیات چنی ہیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے پہلے سورۃ البقرہ کی آیات ۱۲۸ تا ۱۳۰ پیش کرتے ہوئے ساتھ ساتھ قابل وضاحت امور کی ضروری تفصیل بیان فرمائی۔ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کی ان دعاؤں کا ذکر ہے جو آپ بیت اللہ کی تعمیر کے وقت کر رہے تھے۔ انہی میں وہ دعا ہے جو آنحضرت ﷺ کی ولادت اور بعثت کے متعلق ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ دعا بہت گہری حکمت اپنے اندر رکھتی ہے۔ یہ آیت جو ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے طور پر تین جگہ قرآن کریم میں آئی ہے اور تینوں جگہ ترتیب یہی ہے۔ مگر قرآن کریم میں سورۃ الجمعہ میں جہاں اس دعا کی قبولیت کا ذکر ہے وہاں اس کی ترتیب بدل دی ہے۔ چنانچہ سورۃ الجمعہ کی آیات ۲ تا ۵ کی تلاوت کرتے ہوئے حضور نے اس ترتیب کی تبدیلی میں حکمت کو تفصیل سے واضح فرمایا اور بتایا کہ جس کا تزکیہ ہو وہی

باقی اگلے صفحہ پر

ہارٹلے پول کا وہ پھول، وہ محبوب گیا

مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب (مرحوم) آف ہارٹلے پول (Hartlepool) کی وفات پر
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منظوم کلام)

ہارٹلے پول میں کل ایک کنول ڈوب گیا
ہارٹلے پول کا وہ پھول، وہ محبوب گیا
مسکراتا تھا ہمیشہ وہ نجیب ابنِ نجیب
اس کے اخلاق نرالے تھے ،ادائیں تھیں عجیب
پیکرِ ضبط تھا وہ ۔ صبر کا شہزادہ تھا
اس کے گرویدہ تھے سب۔ ہر کوئی دلدادہ تھا
اس کے ہی غم سے تو آج آنکھیں ہوئی ہیں پر آب
ذکر سے جس کے کھل اٹھتے تھے کبھی دِل کے گلاب
یاد رکھے گی وہ اک پھول سدا اردو کلاس
دل سے اٹھلاتی ہوئی اٹھے گی اُس کی بُو باس
وہ سمندر کے کنارے ہمیں لے جاتا تھا
دیر تک وہ لبِ ساحل ہمیں ٹہلاتا تھا
راگ موجوں کا بڑوں چھوٹوں کو بہلاتا تھا
اب خیال آتا ہے وہ اس کے ہی گُن گاتا تھا
کبھی ہم اُس کو لطیفوں سے ہنساتے تھے بہت
کبھی گاتے تھے تو وہ پیار سے سمجھاتا تھا
آؤ اب بیچوں پہ ساگر کے کِنارے بیٹھیں
تھک چکے ہوگے تمہیں کل بھی تو جگراتا تھا
میں تمہیں مچھلی کھلاؤں گا تروتازہ چلو
ہے ابھی تک کھلا فِش شاپ کا دروازہ چلو
اس کی مہمان نوازی ہمیں یاد آئے گی
اے غرض اس کی محبت ہمیں تڑپائے گی
وہ کئے رکھتا تھا پہلے سے ہی سب کچھ تیار
کئی کھانوں کی لگا رکھتا تھامیزوں پر قِطار
ہمیں بٹھلا کے بڑی تیزی سے پھر جاتا تھا
اپنے بچوں کو لئے ساتھ وہ سوئے بازار
جلد بازار سے لے آتا تھا تازہ مچھلی
گرم بھاپ اٹھتی تھی مچھلی سے نہایت مزیدار
اب اسے ڈھونڈنے جائے تو کہاں اردو کلاس
اسے اب دیکھے گی دل ہی میں نہاں اردو کلاس
جس کی خاطر وہ ہمیں کرتا تھا پیار اے وائے
وہ بھی غمگین ہے اُس کے لئے بے حد،ہائے
صبر کی کرتا ہے تلقین وہ اَوروں کو مگر
کاش اُس کو بھی تو اِس غم سے قرار آجائے
دفن ہو جائے گا کل ساجدہ کی قبر کے ساتھ
اے خدا قُرب یہ دونوں کو بہت بھلائے
فاتحہ کے لئے ہم جائیں تو یہ نہ ہو کہیں
ہم سے شکوہ کریں وہ قبریں کہ اب کیوں آئے
اب کبھی ہم سے ملو گے بھی تو بس خوابوں میں
یہ کنول اب نہ کھلیں گے کہیں تالابوں میں

بقیہ:خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول علم و حکمت سیکھا کرتا ہے۔اس لئے تعلیم کتاب و حکمت سے پہلے تلاوت آیات کے نتیجہ میں تزکیہ کاذکر فرمایا۔ اس کے بعد وَآخَرِينَ مِنْهُمْ کے الفاظ میں آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ کا بھی ذکر فرمایا۔اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ ابراہیم کی آیات ۳۶،۳۷ کی تلاوت اور ترجمہ پیش فرمایا۔اس میں یہ ذکر ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اس بلد کو امن کی جگہ بنانے کی دعا مانگی ہے۔ ایک دوسری آیت میں یہ دعا ہے کہ اس جگہ کو امن والا شہر بنادے۔وہ اُس وقت کی دعا ہے جب ابھی وہ ایک چٹیل جگہ تھی اور شہر نہیں بنا تھا اور اِس جگہ اس موقعہ کی دعا کاذکر ہے جب وہاں شہر آباد ہو چکا تھا۔بعدازاں حضور انور نے سورۃ الصافات آیات ۱۰۱ تا ۱۱۲ کا ذکر فرمایا جن میں حضرت ابراہیمؑ کے حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہونے والے واقعہ کاذکر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کی کسی ایک صحیح حدیث میں یہ ذکر نہیں ہے کہ حضرت ابراہیم نے ایک مینڈھے کو ذبح کیا مگر دوسری روایات میں یہ موجود ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ ذبح عظیم سے واضح یہ مراد یہ سمجھتے تھے کہ آپؐ کے زمانے میں جب کثرت سے مسلمانوں کاذبح عظیم ہوگا۔ابراہیم کی نسل کا، محمد رسول اللہ کے متبعین کاذبح عظیم ہونا ہے۔یہ عظیم ذبح ہے جس کے بدلے اسماعیل کو زندہ کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے سنن ابن ماجہ میں مذکور ایک روایت کے حوالہ سے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک نہایت خستہ حال سواری پر اور ایسی چادر میں حج کیا جس کی مالیت چار درھم کے برابر یا اس سے بھی کم تھی اور یہ دعا کی کہ اے میرے رب اس حج میں کوئی ریاکاری اور شہرت طلبی مقصود نہیں۔

اس کے بعد حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات و فرمودات پڑھکر سنائے جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام و مرتبہ اور آپ کی عظیم الشان قربانی کاذکر کیا گیا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ الہاماً آپ کو بھی ابراہیم کہا گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کہا تو ابراہیمی شان بھی آپ کی ذات کے اندر پوری کر کے دکھائی۔ آخر پر حضور ایدہ اللہ نے حضرت محی الدین ابن عربی کے ایک کشف کا ذکر بھی فرمایا جس سے خانہ کعبہ کے بہت قدیم زمانہ سے موجود ہونے کا استدلال ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کو البیت العتیق کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ بہت پرانا گھر ہے۔ یہ گھر جس طرح ابتداء میں بنی نوع انسان کو اکٹھا کرنے کے لئے بنایا گیا تھا اسی طرح اس کی غرض یہ ہے کہ روحانی لحاظ سے بھی تمام بنی نوع انسان کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا جائے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ ہوگا۔

بعدازاں حضور ایدہ اللہ نے سب جماعتوں کو عید مبارک کا پیغام دیا اور فرمایا کہ عید مبارک کے بہت سے پیغامات مل رہے ہیں اور خواہش کے باوجود بھی میں آپ کو انفرادی طور پر جواب نہیں بھجوا سکتا۔ حضور نے ایم ٹی اے کے توسط سے ساری عالمگیر جماعت کو عید مبارک کا پیغام دیا اور خصوصیت سے شہداء احمدیت کے پسماندگان اور اسیران راہ مولا کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے ہاتھ اٹھاکر دعا کروائی اور پھر جمعہ کی اذان کے بعد حضور نے مختصر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور پھر نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ

آج نماز عید اور خطبہ عید الاضحیٰ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے کچھ وقفہ کے بعد مختصر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔اس وقت سورج نصف النہار سے ڈھل چکا تھا اور قریباً ساڑھے بارہ بجے کا وقت تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عام دستور تو یہی ہے کہ جب سورج نصف النہار پر ہو تو نماز پڑھنے کی ممانعت ہے لیکن احادیث میں ہے کہ جمعہ کے روز نصف النہار کے وقت بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ نے سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ کی دو روایتیں پڑھ کر سنائیں۔ حضرت ابو قتادہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعہ کے دن کے علاوہ نصف النہار کے وقت نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتے تھے۔اسی طرح ایاس بن سلمہ بن الرکوع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھ کر چلے جاتے تھے اور دیواروں کا کوئی سایہ نہیں ہوتا تھا۔

مسیح کی آمد ثانی

(رقم فرمودہ:حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اس مضمون کی عظمت جتنی بیان کی جائے تھوڑی ہے۔اس کی بنادنیا کے تین بڑے مذاہب یعنی یہودیت، عیسائیت اور اسلام کی کتب مقدسہ پر ہے۔آمد مسیح کے عقائد ابتداء میں یہودیوں سے شروع ہوئے تھے۔ انبیائے بنی اسرائیل نے پہلے پہل اس کے متعلق نبوت کی اور ان کی پیشگوئیاں اور اقوال یہود کی کتب سماوی اور کتب احادیث میں درج ہیں۔ان کی روشن ترین امیدیں اس پیشگوئی میں بھری پڑی تھیں اور اس پیشگوئی کے پورا ہونے میں ان کی تمام امیدوں کا مرکز تھا۔پس صفات مسیح کے متعلق صحیح عقائد وہی ہو سکتے ہیں جو علمائے یہود نے اپنی کتب سماوی اور کتب احادیث کے فہم پر بیان کئے اور وہی ہمارے واسطے سب سے زیادہ مستند ہو سکتے ہیں۔

آمد مسیح سے یہود نے کبھی ایسا خیال نہ کیا تھا کہ ایک خدا آدمی کا جنم دھار کر ان کے درمیان آ موجود ہو گا اور نہ وہ شریعت موسوی اور تعلیم انبیاء علیہم السلام پر ایمان لا کر کبھی ایسا وہم وگمان کر سکتے تھے۔یہود کا مذہب واحد خدا کے غیر جسمانی اور غیر محدود ہونے پر کسی انسان کی الوہیت کے عقیدہ کے سخت مخالف تھا اور اس لئے ان کے کسی نبی نے کوئی ایسی تعلیم نہیں دی اور نہ کوئی اسرائیلی کسی ایسے مسئلے کو کبھی مان سکتا تھا۔زمانہ مسیح سے یہود کی یہ مراد ہوا کرتی تھی کہ یہودی قوم کے واسطے امن اور اقبال مندی کا ایک زمانہ آنے والا ہے جس میں خدا کی توحید بالخصوص عظمت کے ساتھ ظاہر ہو گی۔

دراصل انبیاء نے اپنی پیشگوئیوں میں بنی اسرائیل کو اس بات میں بڑی امیدیں بندھوائی تھیں کہ آمد مسیح کے ساتھ ذات باری کی مطلق توحید تمام قوموں میں جاری وساری ہو جائے گی۔ ان کا مسیح ان پہلے انبیاء کا ایک مثیل ہونے والا تھا جو کہ ان کے درمیان گزر چکے تھے۔پس ہم بآسانی اس نتیجہ تک پہنچ سکتے ہیں کہ یہود کو جس مسیح کا وعدہ دیا گیا تھا وہ کوئی خدا نہ تھا بلکہ خدا کا فرستادہ نبی انسان تھا ۔مگر یہود کی روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ انبیاء کی پیشگوئیوں کے مطابق دو مسیح پیدا ہونگے ۔ایک تکلیف اٹھانے والا مسیح اور دوسرا فاتح مسیح اور اس سے مراد یہ تھی کہ پہلا مسیح توحید کے مذہب کو عام طور پر قائم کرنے میں کامیاب نہ ہو گا بلکہ اس امر میں کامیابی کا فخر دوسرے مسیح کو عطا کیا جائے گا۔

اب عیسائی اور مسلمان ہر دو اس امر پر متفق ہیں کہ پہلے مسیح کے متعلق جو پیشگوئی تھی وہ یسوع ابن مریم کے آنے سے پوری ہو گئی مگر یہود چونکہ یسوع کو ایک جھوٹا نبی قرار دیتے ہیں اس واسطے وہ اب تک مسیح اول کے انتظار میں لگے ہوئے ہیں۔ دنیا کے اندر تمام تکالیف اور مصائب کے درمیان جو یہود پر پڑتی رہی ہیں صرف مسیح کی آمد پر ایک چمکیلی امید ہی ہے جو کہ ان کو تمام دکھوں کے وقت ایک سہارا اور ہمت واستقلال کا ڈھارس بندھاتی رہی ہے ۔پس یہود نے آمد مسیح پر اپنے مضبوط ایمان کا عملی ثبوت دکھا دیا ہے۔یہ تو یہود کا حال ہے مگر عیسائیوں میں یہ پیشگوئی اس سے بھی بڑھ کر عظمت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔

آمد ثانی کی پیشگوئی خود یسوع مسیح نے کی اور حواری اس پر پختہ ایمان رکھتے تھے اور تب سے ہر ایک عیسائی نسل اس امر پر پختہ ایمان رکھتی رہی اور اس پیشگوئی کو اپنی تمام امیدوں کا دارومدار سمجھتی رہی۔دین عیسوی میں یہ پیشگوئی ایسی عظیم الشان مانی جاتی ہے کہ اس کو سب سے بڑی پیشگوئی کہا جاتا ہے اور بائبل کے کلام الٰہی ہونے کے واسطے یہ پیشگوئی ایک بڑا ثبوت سمجھی جاتی ہے۔ ایسا کہ اگر مسیح نہ آوے تو بائبل سب خاک میں مل جائے۔

اب رہے مسلمان سو ان کو ایک عظیم الشان الہامی وعدہ ہے جس میں کسی کو ذرہ بھی شک نہیں کہ مسیح ضرور آئے گا اور یہ وعدہ آیات قرآن کریم پر مبنی ہے اور خود آنحضرت ﷺ نے اس کی تفصیل کی ہے۔

مسئلہ آمد ثانی کے حل کرنے کے وقت تین باتیں پیش نظر آتی ہیں یعنی اس کا وقت، طریق اور مقصد۔ وقت کا اگر ٹھیک اندازہ ہو سکے تو یہ سب سے زیادہ ضروری امر ہے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کا رحیم اور حکیم ہونا اس امر کا مقتضی ہے کہ اس مصلح کا آنا عین ضرورت کے وقت ہو۔پس آمد کا وقت صرف ان پیشگوئیوں اور نشانات سے ہی مقرر نہیں کیا جائے گا جو پہلے سے بیان کی جا چکی ہوں بلکہ وقت ضرورت کا بھی اس میں بڑا دخل ہو گا۔

زمانہ آمد مسیح کی تعیین

درحقیقت تینوں قومیں یعنی یہود ،عیسائی اور مسلمان جن کو مسیح کا وعدہ دیا گیا تھا اگر کسی امر میں کبھی متفق ہوئے ہیں تو اس امر میں ضرور متفق ہیں کہ اس مصلح کی آمد کا وقت آ گیا ہے۔زمانہ آمد مسیح کے متعلق یہ ایک ایسا غیر معمولی اتفاق تمام قوموں نے ظاہر کیا ہے کہ مسیح موعود کی آمد اسی گھڑی میں ہونی چاہئے اور موجودہ وقت کی ضرورت اس کی آمد کو ایسا ثابت کرتی ہے کہ اس کی آمد کا وقت مقرر کرنے کے واسطے ہم ایک قدم بھی آگے بڑھ نہیں سکتے اور اگر فی الواقع مسیح اب تک ظاہر نہیں ہوا تو پھر اس کی آمد کے تمام وعدے بے کار اور بے فائدہ ہیں۔

یہود کے خیالات

یہود کئی صدیوں کے مصائب میں دب کر مذہبی امور میں بہت ہی بے پرواہ ہو گئے تھے۔پر وہ بھی غیر معمولی چستی مذہبی معاملات میں ظاہر کرنے لگے ہیں جیسا کہ ان کے موجودہ حالات سے صاف معلوم ہو رہا ہے۔ تمام دنیا کے یہود میں ایک قومی جوش پھیل رہا ہے کہ اس پراگندہ قوم کو اپنے اصلی وطن میں پھر جمع کیا جائے ۔ ہزاروں بیت المقدس میں آ آ کر آباد ہو گئے اور لاکھوں اس امر کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں ۔وہ ایک محکم یقین پر جم گئے ہیں کہ مسیحا جلد آتا ہے اور باوجود زر کے پیار کے سب دنیا بھر میں ضرب المثل ہونے کے وہ دنیاوی فوائد اس خوشی میں قربان کر رہے ہیں کہ اب مسیح کے استقبال کا وقت اگیا ہے۔دنیا کی تاریخ میں کبھی مسیح کی آمد کے واسطے ایسا انتظار اور تیاری اس سے پہلے نہیں ہوئی او یہ ایک سچا نشان اس امر کا ہے کہ وہ آنے والا آ گیا ہے۔

عیسائیوں کے خیالات

اس زمانہ میں عیسائی تو مسیح کے ملنے کے لئے یہود سے بڑھ کر تیاریوں میں مصروف ہیں ۔ ابتدائے عیسائیت میں جبکہ متی باب ۲۴ آیت ۳۴ کی عبارت کا مطلب غلطی سے یہ سمجھا گیا تھا کہ یہ مسیح کی دوبارہ آمد کی طرف اشارہ ہے حالانکہ اس سے مراد ایسی جوشیلی امیدی کبھی ظاہر نہیں کی گئیں۔ مخلوق ہر جگہ اس امر کے واسطے بے آرام ہو رہی ہے اور لوگوں کے دل دھڑک رہے ہیں گویا کہ مسیح دروازہ پر کھڑا کھٹکھٹا رہا ہے۔ آہ!صد آہ!وہ تو بے شک کھٹکھٹا رہا ہے پر کون ہے جو اس کے لئے دروازہ کھولے۔

عیسائی دنیا میں یہ ایک عالمگیر رائے قائم ہو گئی ہے کہ آمد مسیح کی گھڑی آ گئی ہے ۔دور و نزدیک تمام ممالک سے یہی آوازہ آ رہا ہے۔ یہ نہایت ہی قابل غور امر ہے کہ مسیح کی آمد کا زمانہ صرف سر پر پہنچا ہوا ہی نہیں بیان کیا جاتا بلکہ بائبل کی پیشگوئیوں کے مطابق تو وہ گھڑی کچھ گزر گئی معلوم ہوتی ہے۔ دراصل مسیح کی آمد کے سب نشان تو پورے ہو گئے ہیں لیکن عیسائی چونکہ اس کے طریق کار کے متعلق ایک غلطی میں پڑے ہوئے ہیں اس واسطے وہ اس وقت کو اور آگے بڑھاتے جاتے ہیں تا کہ ان کی یہ بے فائدہ امید پوری ہو جاوے کہ وہ اس طرز سے ان کے درمیان نمودار ہو گا۔ جیسا کہ وہ خایل کئے بیٹھے ہیں ان کا حساب معاملہ بین بالکل صحیح ہے اور نشانات کے پورا ہونے کے پہچاننے میں وہ راستی پر ہیں لیکن اس آمد کے لئے جو طریق اور مقصد وہ قائم کرتے ہیں اس میں وہ بڑی غلطی کھا رہے ہیں۔

اٹھارھویں صدی کے ابتداء ہی میں بعض اشخاص نے آمد مسیح کا وقت مقرر کیا تھا مگر اس وقت اس امر کے متعلق کوئی عام شور پیدا نہ ہوا۔ بعد کے حساب دانوں نے اس کو غلط قرار دیا اور توریت اور انجیل کی پیشگوئیوں کے مطابق حساب لگا کر بالآخر یہ رائے قرار پائی کہ آمد مسیح ۱۸۶۸ء میں ہو گی ۔ اس رائے کو عام طور پر قبول کیا گیا اور اضطراب کے ساتھ اس گھڑی کا انتظار ہوتا رہا لیکن وہ وقت معمولی طور پر گزر گیا اور بادلوں کے درمیان کوئی تبدیلی نمودار نہ ہو گئی۔اس واقعہ سے نہ صرف اس آمد کے حامیوں کو یہ صدمہ پہنچا بلکہ عام طور پر اس درد کو محسوس کیا گیا تاہم اس کے بعد بھی اس آمد پر ایمان اور یقین پختہ طور پر قائم رہا اور اس مایوسی کا باعث حساب کرنے والوں کی غلطی قرار دیا گیا۔

کتاب ملنیل ڈان یعنی ابتدائے ہزار سالہ سلطنت مسیح ۱۸۸۹ء میں شائع ہوئی اور پرانے حساب کی اصلاح کے بعد اس میں یہ ظاہر کیا گیا کہ حضرت آدم کا چھٹا ہزار جس کے خاتمہ پر مسیح کا آنا ضروری تھا ۱۸۷۳ء میں ختم ہوا۔ پھر اس کتاب میں بائبل کی پیشگوئیوں کی بنا پر جن کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں یہ لکھا ہے کہ مسیح کی آمد کا سال ۱۸۷۳ء ہی ہے اور وہ ۱۹۱۴ء تک اپنے اولیاء کو جمع کرنے میں مصروف رہے گا جس کے بعد اس کی سلطنت پورے طور پر قائم ہو کر وہ سب لوگوں کے سامنے ظاہر ہو جائے گا لیکن اس وقت تک سوائے چند برگزیدوں کے اس کو کوئی نہ پہچانے گا۔اس میں یہ بھی مانا گیا ہے کہ مسیح کی آمد کے وقت کے تقرر میں اتنی غلطی نہیں ہوئی جتنی کہ اس کی آمد کے طریق اور مقصد کے سمجھنے میں ہوئی ہے۔

مسٹر ڈمبل بی نے اسی مضمون پر ایک مشہور کتاب بنام ایپانٹڈ ٹائم (Appointed Time) یعنی مقررہ لکھی ہے جو کہ دوبارہ ۱۸۸۶ء میں تالیف ہو کر شائع ہوئی تھی۔ وہ برطانیہ اعظم کی انجمن تواریخ وعلم نجوم کا ایک مشہور ممبر تھا اور کئی ایک کتابوں کا مصنف تھا مثلاً آل پاسٹ ٹائم یعنی زمانہ گزشتہ اور ڈیٹ ری مین مل سائیکلس آف ایکلپس یعنی دوران کسوف خسوف۔ واقعات کسوف وخسوف یا دوران شمسی کے لحاظ سے اندازہ اوقات شناسی کے اصول کے مطابق اس نے حساب لگایا کہ آمد مسیح کا وقت بالآخر ۱۸۹۸ء ہے۔اس فاضل مصنف کے دیباچہ میں سے ہم چند سطریں اس جگہ ترجمہ کرتے ہیں۔وہ لکھتا ہے:

”یہ کتاب اس واسطے لکھی گئی ہے کہ عیسائیوں کے سامنے وہ سب سے اعلیٰ اور سب سے جدید طریق پیش کیا جائے جس کے ذریعہ سے بڑی بڑی پیشگوئیوں کے اب پورا ہو جانے کی شہادت ایسے طور پر ثابت ہوتی ہے کہ ناظرین خود اس امر کو سمجھ کر اپنے لئے آپ فیصلہ کر سکیں گے۔.....اب جبکہ پیشگوئیوں کے مطالعہ نے ایک علمی رنگ اختیار کیا ہے ہم نئے واقعات کا ایک بڑا ذخیرہ حاصل کر رہے ہیں اور ایک بھاری شہادت کا مجموعہ جمع کر رہے ہیں جس سے یہ مضمون تمام شکوک سے بالا تر درجے تک پہنچ جاتا ہے۔.......... جب پیشگوئیوں کا اس طرح سے نقشہ کھینچا جائے تو وہ ایک ایسی مکمل شکل اختیار کرتی ہیں کہ اس میں کوئی تبدیلی بغیر کلامی الٰہی یعنی بائبل کے قطعاً انکار کرنے اور ساری دنیا کے تہ و بالا کرنے کے واقع نہیں ہو سکتی۔اس لئے میں نے انہیں اصولی امور کو قائم رکھا ہے جو کہ سب کے سب زمانہ تاریکی کے انجام پر روشنی ڈالتے ہیں یعنی ۲/۱۔۵۸۹۶ء پر جو کہ ہمارا سنہ ۴/۱۔۱۸۹۸ء ہوتا ہے جس کو ہر ایک فہیم شخص اب تسلیم کرے گا کہ ایک نئے زمانہ کی ابتداء ہے“۔

مسیح موعود کا بے صبری سے انتظار کرنے والوں کے لئے یہ کتاب ایک برکت کی طرح نمودار ہوئی کیونکہ اس سے ان کی وہ امید قائم ہو گئی جس میں کتنی دفعہ پہلے ناکامیابی ہو چکی تھی لیکن اس کتاب میں بھی یہ غلطی بدستور قائم رہی کہ مسیح کے طریق آمد کی طرف کچھ توجہ نہ کی گئی اور اس واسطے عیسائی دنیا کو پھر ایک تازہ ناامیدی کا مونہہ دیکھنا پڑا۔ ۱۸۹۸ء معمولی طور پر گزر گیا اور کوئی امر ایسا واقع نہ ہوا کہ عیسائی قوم کی اس بڑی امید کو پورا کرتا کیونکہ طریق و طرز آمد کے متعلق وہ ایک بڑی غلطی میں پڑے ہوئے تھے۔

اس سخت ناامیدی کے بعد عیسائیوں کا انتظار اور بھی زیادہ جوش میں آیا اور کرنیل رابرٹس نے ایک کتاب لکھی کہ حساب کے مطابق مسیح کی آمد ۱۸۹۹ء سے آگے ہرگز نہیں بڑھ سکتی۔ اور اب ہمارے سامنے اس قسم کے رسالوں کتابوں اور اشتہاروں کا ایک ڈھیر لگ گیا ہے جو عیسائی دنیا کی تصنیف ہیں اور جن میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ آمد مسیح کے نشانات پورے ہو گئے ہیں اور اس کے آنے کی گھڑی بہت ہی قریب ہے اور کہ دجال کی تمام نشانیاں موجودہ عیسائی فرقوں میں پائی جاتی ہیں۔

کتاب ان ویلنگ آو دی ڈاٹرز آف این ایجڈ مادر یعنی اظہار نبات الدجال موجودہ زمانہ کے اعتقادات کو دجال قرار دیتی ہے۔ یہ کتاب ۱۹۰۰ء میں شائع ہوئی اور اس میں لکھا ہے کہ عیسائیوں کا پوپ جو روما میں رہتا ہے اور اس کا سلسلہ ایک بڑا دجال ہے اور دنیا کے تمام عیسائی فرقوں کو دجال کی ایک شاخ قرار دیتی ہے اور بعض کو نبات الفواحش کے لقب سے ملقب کرتی ہے۔

ان امور سے کیا نتیجہ نکلتا ہے یہ تمام امور اس امر کا فیصلہ کرتے ہیں کہ یا تو مسیح اب آگیا ہے ورنہ اس کے آنے کی سب امیدیں منقطع ہیں۔ دراصل یہ بات اب ظاہر ہو گئی ہے کہ مسیح کی آمد کی گھڑی گزر چکی ہے اور صرف بار بار کی مایوسیوں کے سبب یہ تاریخ آگے آگے کئی بار بڑھائی گئی ہے اور آخری حساب کے مطابق مسیحا اب تک آچکنا چاہئے تھا۔ عیسائی لوگ ایک پہلو پر اتنا زور دیتے ہیں کہ دوسرے پہلو کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ ہر دفعہ کی ناکامیابی پر یہی خیال کیا گیا کہ کچھ حساب میں غلطی ہو گئی ہے اور اس امر کی طرف کچھ توجہ نہ گئی کہ اس کے طریق آمد میں ہم غلطی کھا رہے ہیں۔ بالکلیہ ناامیدی سے بچنے کے واسطے ہر ایک نے یہی تجویز سوچی کہ آمد کی تاریخ کو کچھ اور آگے بڑھائے اور طریق آمد کے متعلق وہی خیال قائم رکھا۔ لیکن چونکہ یہ ایک اصلی اور صحیح امید تھی اس واسطے یہ بالکل دلوں سے مٹ نہ سکی باوجودیکہ کئی بار اپنے خیالات میں عیسائیوں کو ناامیدی دیکھنی پڑی۔

ایسی ہی غلطی کے سبب یہود نے حضرت عیسیٰ کا انکار کیا تھا۔ اگرچہ یسوع کی پیدائش کے زمانہ میں وہ مسیح کی آمد کے لئے عین انتظار میں بیٹھے تھے تاہم ان کو یہ خیال کبھی نہ آیا کہ اگرچہ وقت تو یہی ہے مگر ممکن ہے کہ اس کی آمد اس طریق سے نہ ہو جو ہم اپنے خیال میں جمائے بیٹھے ہیں۔ مسیح کا انتظار تو ان کو ہمیشہ رہا مگر وہ یسوع کو نہ مان سکے کیونکہ ان کے نزدیک وہ ایسے طرز سے نمودار نہ ہوا جو طرز کہ ان کی کتب مقدسہ سے بظاہر معلوم ہوتا تھا۔ عیسائیوں کو چاہئے تھا کہ یہود کی غلطی سے سبق حاصل کرتے مگر افسوس کہ وہ خود بھی اس غلطی میں جا پڑے۔ آمدِ مسیح کا ہر ایک نشان پورا ہو گیا مگر وہ اس کے انتظار میں ایک غلط راہ پر جا کھڑے ہوئے اگرچہ ان کے کھڑے ہونے کا وقت درست ہے۔ زلزلے، طاعون، قحط اور جنگ اور تمام زمینی اور آسمانی حالات اس امر کی گواہی دے رہے ہیں کہ آمدِ مسیح کے واسطے اب اس کے آگے انتظار کا کوئی وقت نہیں۔

مسلمانوں کے خیالات

اب ہم مسلمانوں کے خیالات کے مطابق آمدِ مسیح کے مقررہ وقت پر غور کرتے ہیں۔ مسلمانوں میں بہت سے اہم ایسے امور ہیں جو کہ وقت کا قطعی فیصلہ کرتے ہیں۔ سب سے اول یہ ہے کہ قرآن شریف نبی کریم ﷺ کو حضرت موسیٰؑ کا مثیل قرار دے کر استثناء باب ۱۸ کی پیشگوئی کا مصداق آپ کو قرار دیتا ہے جیسا کہ سورۃ المزمل میں لکھا ہے۔ پھر سورۃ النور میں یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ اس امت میں ایسے ہی خلفاء پیدا کئے جائیں گے جیسے کہ حضرت موسیٰؑ کے بعد ان کی امت میں خلفاء ہوئے۔ شریعتِ اسلام اور شریعتِ موسوی کے بانیوں کے درمیان اور پھر ان کے خلفاء کے درمیان جو مشابہت اس جگہ قائم کی گئی ہے اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کے خلافء کا سلسلہ حضرت مسیح پر آکر ختم ہوا، ایسا ہی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سلسلہ خلافت کا آخری شخص ایک مسیح ہی ہونا چاہئے۔ اس طرح آمدِ مسیح کی پیشگوئی ہر دو مسیحوں کے درمیان بہت امور میں مشابہت قائم کرتی ہے جس میں سے ہم اس جگہ وقت کے متعلق مشابہت کا ذکر کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا درمیانی فاصلہ چودہ صدیاں بیان کیا جاتا ہے مگر یہودیوں کے نزدیک یہ وقت تیرہ صدیاں تھا۔ اس لحاظ سے یہ ضروری تھا کہ اب بھی مسیح آنحضرت ﷺ کے بعد چودھویں صدی میں پیدا ہوتا اور اس سے موجودہ وقت حاصل ہوتا ہے۔ صرف ایک مشابہت کی ضرورت ہے اور اس امر کی تصدیق اور بھی کئی باتوں سے ہوتی ہے کہ مسیح کی آمد کا یہی وقت ہے۔

آمدِ مسیح کے متعلق قرآن وحدیث میں مذکور نشانات

قرآن شریف نے حکمت کاملہ کے ساتھ چند نشانات آمدِ مسیح کے واسطے بیان فرمائے ہیں جن سے ہر ایک شخص اس وقت کو پہچان سکتا ہے ان میں سے سب سے بڑی بات دین عیسوی کا عروج اور ہر امر میں عیسائی قوموں کی چستی و چالاکی ہے۔ اس عروج اور چستی و چالاکی میں کسی کو کوئی شبہ ہو نہیں سکتا۔ عیسائی مشنری دنیا کے تمام کونوں میں گھس گئے ہیں۔ اس وقت ستر ہزار سے زیادہ آدمی مشن کے کام میں مصروف ہیں اور پانچ کروڑ سے زیادہ روپے ہر سال ان کے اخراجات میں صرف کیا جاتا ہے۔ دو سو پچاس انجمنیں ایسی ہیں جو باہر مشن بھیجتی ہیں اور ان کے ایجنٹ بیس ہزار سے زائد شہروں میں اپنا کام کر رہی ہیں۔ اگر اب بھی مسیح کی ضرورت نہیں تو کیا اسوقت ہو گی جب کہ ساری دنیا اس ناپاک عقیدہ سے بھر جائے گی جس کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے کہ "تَكَادُ السَّمٰوٰتُ اَنْ يَّتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ"۔ قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ جاویں اور زمین شق ہو جاوے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں۔

آمد مسیح کا ایک اور بڑا نشان جس کی طرف قرآن شریف نے اشارہ کیا ہے اور جس کا ذکر احادیث میں مفصل آیا ہے وہ چاند اور سورج کا کسوف و خسوف ہے جس کا واقع ہونا ۱۳/رمضان اور ۲۸/رمضان کو قرار دیا گیا تھا۔ یہ ۱۸۹۴ء میں واقع ہوا تھا اور آمد مسیح کے واسطے تیرہ سو سال پہلے یہ ایک ایسا کھلا نشان بتلایا گیا تھا اور ایسی صفائی سے یہ پورا ہوا ہے کہ ہر ایک شخص بجائے خود اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

علاوہ ازیں اور بہت سے نشانات قرآن شریف اور احادیث صحیحہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً طاعون جو ہندوستان اور کئی اور ممالک کو اس وقت تباہ کر رہی ہیں اوات وغیرہ کی بجائے ایک نئی سواری کا ایجاد ہونا یعنی ریلوں کا تمام دنیا میں پھیل جانا، علوم کا بڑھنا، بڑے بڑے فاصلہ سے لوگوں کا باہم میل جول ہونا، نہروں کی کثرت، اخباروں او کتابوں کی اشاعت اور بے شمار دیگر نشانات جن کی تفصیل کی اس جگہ گنجائش نہیں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ اس امر کو ثابت کیا جائے کہ تمام نشانات پورے ہو گئے ہیں اور کوئی نشانی ایسی نہیں جس سے یہ بات ثابت ہو کہ آمدِ مسیح ابھی اور آگے ہو گی۔

ان نشانات سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح آ گیا ہے اور ہر یاک حق جو کا یہ فرض ہے کہ اس کی تلاش کرے۔ ایک اور بات قابل غور یہ ہے کہ تمام اولیاء اللہ کے الہامات آمدِ مسیح کا وقت چودھویں صدی ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام کا ابتدا مقرر کرتے ہیں۔ اور کسی ولی کا الہام اس واقع کی تاریخ اس سے پیچھے نہیں ڈالتی۔ علاوہ ازیں یہ ایک صحیح حدیث ہے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد پیدا ہوتا ہے اور چونکہ مسیح بھی خود ایک مجدد ہو گا اس واسطے اگر وہ اس صدی ہجری کے ابتدا میں نہ آوے تو اس کا آنا ایک سو سال اور پیچھے پڑے گا لیکن یہ امر نہ صرف اسلام کے موجودہ تنزل کو اور بھی نیچے گرانے کا موجب ہو گا بلکہ اس سے تمام پیشگوئیوں کا بھی ابطال لازم آئے گا۔

پس ہم اس امر کو ثابت کر چکے ہیں کہ یہود، عیسائی اور مسلمان تمام فرقوں نے بالاتفاق یہ آواز دی ہے کہ آمدِ مسیح کا وقت یہی ہے۔ آپس میں اتنا اختلاف رکھنے والے مذاہب کا اس ایک امر پر اتفاق کرنا قابل غور ہے۔ پہلے مسیح کے آنے کا انتظار تو صرف ایک قوم کو تھا اور وہ بھی تھوڑی سی تھی۔ مگر دوسرے مسیح کی آمد کا انتظار تین بہت بڑی قوموں کو لگا ہوا ہے اور وہ سب کی سب اس امر میں متفق ہیں کہ اس کی آمد کا وقت یہی ہے۔ یہ ایسا وقت ہے کہ تمام مذہبی اور قومی تعصبات کو چھوڑ دینا چاہئے تاکہ حق کی قبولیت میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ مسیح آگیا ہے اور ہر ایک حق پسند کا فرض ہے کہ اس کی پیروی کرے۔

اس کی آمد کے واسطے اس سے بڑھ کر اور کسی ثبوت کی ضرورت نہیں کہ تین مختلف مذاہب مختلف کتابوں کس سند پر اور مختلف دلائل کے ذریعہ سے اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں۔ بنی اسرائیل کے انبیاء مثلاً دانیال وغیرہ کی پیشگوئیاں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے حواریوں کی نبوت کی باتیں اور آنحضرت نبی کریم ﷺ کی پیشگوئیاں سب کی سب اس وقت آکر پوری ہوئی ہیں اگر کبھی کوئی پیشگوئی پوری ہوا کرتی ہے تو اس پیشگوئی کا پورا ہونا ہم بدیہی طور پر دیکھ رہے ہیں۔

مسیح کی آمد کا طریق اور مقصد

اب دوسرا قابل ذکر غور یہ ہیکہ مسیح کی آمد کا طریق اور اس کا مقصد کیا ہے۔ یہ بیان بے شک بہتوں کو حیران کرنے والا ہو گا لیکن حق جب مدتوں بھول چکا ہو تو اس کی دوبارہ یاددہانی ہمیشہ حیرانی ہی پیدا کیا کرتی ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی کہے کہ اس کی آمد کا طریق تو صاف بیان ہو چکا ہے اور اب اس امر پر بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن بات یہ ہے کہ اسی موقعہ پر پہلوان نے ٹھوکر کھائی تھی اور اس واسطے یہی موقعہ ایسا ہے جہاں سوچ سمجھ کر قدم رکھنا چاہئے اور ہر ایک احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ کروڑہا انسان اس فیصلہ تک پہنچ چکے ہیں کہ آمد مسیح کے تمام نشانات پورے ہو چکے ہیں اور اب یہی وقت ہے کہ وہ آوے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کا ایک نیا زمانہ شروع ہوا ہے اور ہر ایک دل اس امر کو محسوس کرتا ہے کہ کوئی تبدیلی واقعہ ہونے والی ہے۔ اس واسطے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ آمدِ مسیح کے طرز و طریق کے مسئلہ پر پورا غور کیا جائے۔

خصوصاً یہ خوشی کی بات ہے کہ اس اہم معاملہ میں ہم کو صرف قیاسات پر نہیں چھوڑا گیا خدا کے کلام اور اس کی شریعت نے ہمارے سامنے ایک صاف اور سیدھی سڑک تیار کر کے رکھ دی ہے۔ مسیح کی آمد اول یا یوں کہو کہ مسیح اول کی آمد کی پیشگوئیوں سے ہم خوب واقف ہیں اور ہم یہ بھی دیکھ چکے ہیں کہ وہ کس طرح سے پوری ہوئی تھیں۔ پس وہ پیش آمدہ مسئلہ کے حل کے واسطے ہمارے لئے کافی راہنما بن سکیں گی۔ جن پیشگوئیوں کی بنا پر یہود آمد مسیح کے انتظار میں تھے وہ ان کی کتب مقدسہ میں درج تھیں جن کو یہود اور عیسائی بالاتفاق کلام الٰہی مانتے تھے۔ سب سے بڑا نشان جو سچے اور جھوٹے مسیح کی پہچان کے لئے ان کے پاس موجود تھا وہ یہ تھا کہ سچے مسیح کی آمد سے پہلے الیاس

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا

تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تاآسمان پرتم پر بھی رحم ہو

جو شخص اپنی اہلیہ اوراس کے اقارب سے نرمی اوراحسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے

قرآن مجید ، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے صلہ رحمی سے متعلق اہم نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-
فرمودہ ۱۸/ فروری ۲۰۰۰ء بمطابق ۱۸/ تبلیغ ۱۳۷۹ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿ اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ. وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَاللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ. وَالَّذِيْنَ صَبَرُوْا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوْا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُ وْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ . اُوْلٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ﴾ (سورة الرعد آیات ۲۱ تا ۲۳)

ان کا سادہ ترجمہ یہ ہے! (یعنی) وہ لوگ جو اللہ کے (ساتھ کئے ہوئے) عہد کو پورا کرتے ہیں اور میثاق کو نہیں توڑتے۔ اور وہ لوگ جو اُسے جوڑتے ہیں جسے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف کھاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے ربّ کی رضا کی خاطر صبر کیا اور نماز کو قائم کیا اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا اس میں سے چھپا کر بھی اور علانیہ بھی خرچ کیا اور جو نیکیوں کے ذریعہ برائیوں کو دور کرتے رہتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے گھر کا (بہترین) انجام ہے۔

اس آیت کریمہ کی تشریح میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بہت سی احادیث ملتی ہیں جو میں اب آپ کے سامنے پیش کروں گا مگر یاد رکھیں کہ صلہ رحمی کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی جو احادیث ہیں وہ مختلف پہلوؤں سے ہیں کچھ فلسفیانہ لحاظ سے یعنی عارفانہ لحاظ سے، رحمٰن کے معنوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ کچھ کہنے والے کے حالات کو چونکہ آپ جانتے تھے اس کے مطابق جواب دیا گیا ہے۔ بہر حال یہ ساری باتیں اپنے اپنے وقت پر حدیثوں کے پڑھنے کے ساتھ ظاہر ہوتی چلی جائیں گی۔

سب سے پہلی حدیث سنن ابی داؤد کتاب الزکوٰۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ مَیں "رحمٰن" ہوں اور یہ "رحم" (رشتہ داری) ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میں رحمان ہوں اور رحمٰن کا لفظ رحم سے نکلا ہے۔ مَیں نے اپنے نام "رحمٰن" کے مادہ سے نکال کر اس کو (رِحم کا) نام دیا ہے۔ یعنی ماں کے رِحم کو اور رحمٰن کو ایک ہی مادہ سے مستخرج قرار دیا ہے۔ فرمایا: جو اس کو جوڑے گا مَیں اس کو جوڑوں گا اور جو اس کو توڑے گا مَیں اس کو توڑ دوں گا۔

پھر مسند احمد بن حنبل کی یہ روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں قدم رنجہ فرمایا تو لوگ اژدہام کر کے آپؐ کے اردگرد جمع ہو گئے۔ مَیں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جو دوڑ دوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ جب مَیں نے آپ کے چہرے کا بغور جائزہ لیا تو مَیں نے جان لیا کہ یہ منہ جھوٹے کا منہ نہیں ہے۔ (شاید یہی وجہ ہے کہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے کہ روایت میں ان کے نام کے ساتھ رضی اللہ نہیں لکھا ہوا مگر بہر حال وہ رضی اللہ تو بن گئے پھر، ایک صحابی کے طور پر بہت عظیم الشان مقام تھا)۔ بہر حال وہ روایت کرتے ہیں کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جو دوڑ دوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ جب مَیں نے آپ کے چہرے کا بغور جائزہ لیا تو مَیں نے جان لیا کہ یہ منہ جھوٹے کا منہ نہیں ہے اور سب سے پہلی بات جو مَیں نے آپ کو کہتے ہوئے سنی وہ یہ تھی کہ سلام کو رواج دو، کھانا کھلایا کرو، اور صلہ رحمی کیا کرو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ یعنی جاگے ہوئے نماز پڑھنا تو ہے ہی مگر مراد ہے اس وقت بھی نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

پھر سنن ترمذی کتاب البر والصلة سے یہ روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر مہربانی کرو آسمان والا تم پر مہربانی کرے گا۔ رِحم، اللہ کے نام رحمٰن سے مشتق ہے جس نے اسے جوڑا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سے جوڑے گا اور جس نے قرابت کو توڑا اللہ عزّوجل اس کو اپنے سے توڑ دے گا۔

صحیح مسلم کی ایک طویل روایت میں ایک بدوی کے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی باگ پکڑ کر ایک سوال کرنے کا ذکر ہے جو یہ تھا کہ مجھے وہ بات بتائیں جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور آگ سے دور کر دے اس پر حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا اور نماز قائم کر اور زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔ اب میری اونٹنی کو چھوڑ دے۔

ابو سلام دمشقی اور عمرو بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ان دونوں نے حضرت ابوامامہ الباھلی کو عمرو بن عَبَسَہ السُّلَمِی سے روایت کرتے ہوئے سنا۔ کہا کرتے تھے کہ مَیں زمانہ جاہلیت میں ہی اپنی قوم کے بتوں سے بیزار تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے آنحضور ﷺ کے بارے میں دریافت کیا تو مَیں نے آپ کو پوشیدہ حال پایا یعنی اپنی ذات میں کھوئے ہوئے۔ پس میں آپ کی طرف مائل ہوا اور آخر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور مَیں نے آپؐ کو سلام عرض کیا اور پھر عرض کی کہ آپ کا منصب کیا ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا کہ "نبی"۔ مَیں نے عرض کی نبی کیا ہوتا ہے؟ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ خدا کا پیغامبر!۔ مَیں نے سوال کیا کہ آپ کو کس نے بھیجا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ عزّوجل نے۔ مَیں نے سوال کیا کہ اس نے آپ کو کس (پیغام) کے ساتھ بھیجا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تا صلہ رحمی کی جائے، قتل و غارت سے روکا جائے، راستوں کو پُرامن بنایا جائے، بت توڑ دئے جائیں، خدائے واحد کی پرستش کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرایا جائے۔

اب اس ترتیب میں یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کو کہتے ہیں Ascending Order چڑھتی ہوئی ترتیب ہے۔ پہلے بنی نوع انسان کے حقوق کا ذکر آیا ہے اس کے بعد اللہ کے حقوق کا ذکر آیا ہے اور عملاً یہی ہوا کرتا ہے کہ نبی بھی پہلے بنی نوع انسان کی ہمدردی اختیار کرتے ہوئے خدا کو پیارا ہوتا ہے اور پھر ترقی کر کے اللہ تعالیٰ کے تمام حقوق کو پہچانتا اور ان کو ادا کرتا ہے۔ پس پہلے فرمایا کہ صلہ رحمی کی جائے پھر قتل و غارت سے روکا جائے یعنی رستہ پرامن ہو بنی نوع انسان کے لئے، راستوں کو پرامن بنایا جائے پھر اس کے بعد آتا ہے بت توڑے جائیں، خدائے واحد کی پرستش کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ میں نے عرض کی کہ کیا ہی اچھا ہے جس کے ساتھ آپ کو بھجوایا گیا ہے۔ میں آپ کو گواہ ٹھہراتا ہوں کہ میں آپ پر ایمان لے آیا ہوں اور آپ کی تصدیق کرتا ہوں۔

ایک روایت سنن ترمذی کتاب البر والصلة سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے حسب نسب کو پہچانو تا کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کر سکو کیونکہ صلہ رحمی خاندان والوں کے ساتھ محبت کا ذریعہ ہے اور مال میں

برکت کا سبب ہے اور عمر میں درازی کا ذریعہ ہے۔ اب یہ بھی سوچنے کی باتیں ہیں کہ صلہ رحمی مال میں برکت اور عمر میں درازی کا ذریعہ کیسے ہو گئی۔ اصل میں جب صلہ رحمی کی جائے تو ایک دوسرے کے حالات پر نظر رکھی جاتی ہے اور ان کی غربت کو دور کرنے کے لئے جن کو توفیق ہو وہ ضرور کچھ خرچ کرتے ہیں تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے خاندان کی مالی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔ پھر فرمایا کہ عمر بھی لمبی ہوتی ہے تو جو ہر وقت آپس میں جھگڑتے رہتے ہیں ان کی تو سر کھپائی سے عمر کم ہو جاتی ہے، بیماریاں لگ جاتی ہیں، مصیبت پڑ جاتی ہے تو پُر امن زندگی سے بہتر لمبی زندگی نہیں ہو سکتی۔ پس صلہ رحمی کے نتیجے میں معاشرے کو یہ امن نصیب ہوتا ہے۔

ایک روایت حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ یہ صحیح بخاری کتاب الادب سے لی گئی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جہراً آواز سے یہ کہتے سنا نہ کہ دبی ہوئی زبان سے۔ کھلے کھلے تمام الفاظ مجھے اچھی طرح یاد ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرے باپ کی آل میرے اولیاء نہیں۔ میرا دوست تو صرف اللہ اور نیک مومن ہیں۔ ہاں ان کے ساتھ میرا ایک رحمی تعلق ہے جسے میں ملاؤں گا۔ یعنی اپنے آبائی خاندان کے متعلق فرمایا کہ ان پر میرا کوئی سہارا نہیں مگر میں اپنا حق ان کے متعلق ضرور ادا کروں گا۔ کیونکہ وہ میرے رحمی رشتہ دار ہیں۔

صحیح مسلم کتاب البرّ والصّلہ سے یہ روایت لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں اُن کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ تعلق توڑتے ہیں۔ میں اُن سے احسان کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی سے پیش آتے ہیں۔ میں اُن سے درگزر اور بردباری سے کام لیتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تُو نے بیان کیا تو گویا تو اُن کو گرم راکھ کھلاتا ہے۔ اب یہاں گرم راکھ کھلاتا ہے لفظی ترجمہ ہے۔ یہ ایک محاورہ ہے جیسے ہم کہتے ہیں کہ ان کے منہ میں خاک ڈالتا ہے تو اس لحاظ سے بامحاورہ ترجمہ تو یہی بنے گا مگر چونکہ عربی لفظ میں گرم راکھ کا ذکر ہے اس لئے میں نے لفظی ترجمہ وہی بیان کر دیا۔ پھر فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی تکلیفوں اور برائی کو دفع کرنے والا ایک مددگار ہمیشہ تیرے ساتھ رہے گا جب تک کہ تم اس صفت پر قائم رہو گے۔ یعنی جو لوگ صلہ رحمی کرتے ہیں اور مقابل پہ رشتے داروں کی زیادتیوں کو صبر کے ساتھ برداشت کرتے چلے جاتے ہیں۔ تو جہاں تک ان کی ایذا رسانی کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے ساتھ ضرور ان کی بدیوں اور ان کی شرارتوں سے بچانے والا کوئی فرشتہ مقرر رکھے گا اور خدا تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے گا۔

صحیح بخاری کتاب البر والصلہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا احسان کے بدلے میں احسان کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ قطع کیا جائے تو وہ اس کو بھی جوڑے۔ ورنہ رشتے دار ایک دوسرے سے جو عام حسن سلوک کرتے رہتے ہیں اس کے مقابل پر حسن سلوک کرنا ایک طبعی فعل ہے، نہ کریں تب ان سے حسن سلوک کرو اس کو حقیقت میں صلہ رحمی کہا جاتا ہے۔

سنن ابی داؤد کتاب الادب سے روایت ہے کہ کُلَیب بن مَنْفَعَة اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ میں کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا اپنی والدہ سے اور اپنے والد سے اور اپنی ہمشیرہ سے اور اپنے بھائی اور اپنے اس رشتہ دار سے جو ان کے بعد آتا ہے۔ یہ حق واجب ہے اور وہ رحمی رشتے ہیں جو ملائے جانے چاہئیں۔

ایک حدیث مراسیل ابی داؤد سے ہے جس میں مرسلہ احادیث اکٹھی کی گئی ہیں۔ حضرت سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بڑے بھائی کا حق اپنے چھوٹے بھائیوں پر اس طرح کا ہے جس طرح والد کا حق اپنے بچوں پر۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ والد کے ہوتے ہوئے بڑا بھائی اپنے چھوٹے بھائی پہ دھونس جمائے۔ یہ مجھے خیال اس لئے آیا کہ کل ہی کی ڈاک میں ایک ذکر تھا باپ نے شکایت کی ہوئی تھی اپنے بچے کی کہ میں زندہ موجود ہوں مگر میرے بیٹے نے اپنے چھوٹے بھائی کو اس طرح قیدی بنا رکھا ہے جیسے میں مر چکا ہوں اور وہ اس کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر قدم نہیں رکھ سکتا۔ اس کے دل میں جو باغیانہ خیالات پیدا ہو رہے ہیں ان کا وہ ذمہ دار ہوگا لیکن جو بھی ایسا کرنے والا ہے اگر وہ سن رہے ہوں تو یاد رکھیں کہ نہایت ناجائز حرکت ہے۔ باپ زندہ ہو تو وہی باپ ہے۔ باپ مر جائے تو پھر بڑے بھائی کو پیار کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہوئے چھوٹے بھائی کا باپ بننا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک حدیث ترمذی کتاب البر والصلہ سے لی گئی ہے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خالہ ماں کے برابر ہے۔ یہ تو دیکھنے میں آیا ہے کہ خالائیں ماؤں کی زندگی میں بھی بچوں کے ساتھ ماں والا سلوک کرتی ہیں، ان کی ذمہ داریاں ادا کرتی ہیں اور ماں کے مرنے کے بعد تو خالائیں بہت زیادہ ان اسیر بچوں سے پیار کرتی ہیں۔

مسند احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ ایک شخص حضور اقدس ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے ایک بڑا گناہ ہو گیا ہے کیا میرے لئے توبہ کا کوئی عمل ہے۔ آپ نے فرمایا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تیری خالہ ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا اس کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا برتاؤ کر۔

اب یہ روایت صحیح مسلم کتاب البرّ والصلہ سے لی گئی ہے۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

سنن الترمذی کتاب البر والصلہ میں حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سرکشی اور قطع رحمی کے سوا کوئی گناہ اس لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے مرتکب کو بہت جلد دنیا میں ہی اس کا بدلہ دے اور آخرت میں بھی اس کے عذاب کو ذخیرہ کرے۔ یعنی سرکشی اور قطع رحمی کا بدلہ دنیا میں بھی ضرور مل جاتا ہے اور جو باریک نظر سے ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ آنحضور ﷺ کا قول آج کے معاشرے کے حالات پر بھی اسی طرح صادق آ رہا ہے جیسے اُس زمانے کے معاشرتی حالات پر صادق آتا تھا۔ پھر فرمایا ان کو دنیا میں بھی بدلہ یعنی ایسی بدخلقی کا عذاب دیا جائے گا اور آخرت میں بھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات میں پڑھ کے سناتا ہوں لیکن اس سے پہلے کچھ پچھلی دفعہ کے اقتباسات رہ گئے تھے اور چونکہ بچوں سے سلوک کا معاملہ ہے اور ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے والے صلہ رحمی کے اولین مستحق ہوا کرتے ہیں اس لئے دونوں مضامین آپس میں مل جل سے گئے ہیں اس لئے میں پہلے وہ روایات جو پچھلے خطبے سے رہ گئی تھیں آپ کے سامنے چند نمونۃً رکھتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بچوں کو سزا دینے کے سخت مخالف تھے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام میں جب کسی استاد کے خلاف شکایت آتی کہ اس نے کسی بچے کو مارا ہے تو سخت ناپسند فرماتے اور متواتر ایسے احکام نافذ فرمائے گئے کہ بچوں کو جسمانی سزا نہ دی جائے۔ چھوٹے بچوں کے متعلق فرمایا کرتے تھے "وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تو مکلّف ہی نہیں ہیں پھر تمہارے مکلّف کیسے بن سکتے ہیں"۔ اللہ نے تو ان کو مکلّف نہیں ٹھہرایا وہ تمہاری دنیا کی تعلیم میں تمہارے مکلّف کیسے بن سکتے ہیں۔ اس لئے حسن سلوک کرو اور پیار سے سمجھاؤ۔

ایک بڑی دلچسپ روایت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ وہ کہتے ہیں "بارہا میں نے دیکھا ہے۔ اپنے اور دوسرے بچے آپؑ کی چارپائی پر بیٹھے ہیں اور آپؑ کو مضطر کر کے پائنتی پر بٹھا دیا ہے اور اپنے بچپنے کی بولی میں مینڈک اور کوّے اور چڑیا کی کہانی سنا رہے ہیں اور گھنٹوں سنائے جا رہے ہیں۔ اور حضرت ہیں کہ بڑے مزے سے سنے جا رہے ہیں گویا کوئی مثنوی ملّائے روم سُنا رہا ہے۔ حضرت بچوں کو مارنے اور ڈانٹنے کے سخت مخالف ہیں۔ بچے کیسے ہی بسوریں، شوخی کریں، سوال میں تنگ کریں اور بے جا سوال کریں اور ایک موہوم اور غیر موجود شے کے لئے بے حد اصرار کریں، آپؑ نہ تو کبھی مارتے ہیں، نہ جھڑکتے ہیں اور نہ کوئی خفگی کا نشان ظاہر کرتے ہیں۔ محمود کوئی تین برس کا ہوگا۔ آپؑ لدھیانہ میں تھے، میں بھی وہیں تھا۔ گرمی کا موسم تھا۔ مردانہ

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV

You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98. To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.

At the moment, we are running the following offers:

NOKIA 9600 £255+ Digital LNBs from £19+
HUMAX CI £220+ Dishes from 35cm to 1.2m

These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

+ All prices are exclusive of VAT

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

اور زنانہ میں ایک دیوار حائل تھی۔ آدھی رات کا وقت ہو گا جو مَیں جاگا اور مجھے محمود کے رونے اور حضرت کے اِدھر اُدھر باتوں میں بہلانے کی آواز آئی۔ حضرت اُسے گود میں لئے پھرتے تھے اور وہ کسی طرح چُپ نہیں ہوتا تھا۔ آخر آپؑ نے کہا دیکھو محمود وہ کیسا تارا ہے!۔ بچے نے نئے مشغلہ کی طرف دیکھا اور ذرا چُپ ہوا۔ پھر وہی رونا اور چلّانا اور یہ کہنا شروع کر دیا، ابا تارے جانا ہے۔ کہ میں نے تارے پر چڑھنا ہے۔ کیا مجھے مزہ آیا اور پیارا معلوم ہوا۔ آپؑ کا اپنے ساتھ یوں گفتگو کرنا۔ یہ اچھا ہوا ہم نے تو ایک راہ نکالی تھی، اس نے اس میں بھی اپنی ضد کی راہ نکال لی"۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود کو مخاطب کر رہے تھے۔ اپنے سے گفتگو کرنے سے مراد ہے کہ ہم نے تو ایک راہ نکالی تھی کہ اس کو ٹھیک کر دیں گے مگر یہ قابو نہیں آیا اس میں سے ایک اور راہ اس نے ضد کی نکال لی ہے۔ آخر بچہ روتا روتا خود ہی تھک گیا، چُپ ہو گیا۔ مگر اس سارے عرصہ میں ایک لفظ بھی سختی یا شکایت کا آپؑ کی زبان سے نہیں نکلا۔"(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ صفحہ نمبر ۳۵،۳۶)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ ایک اور روایت میں بیان فرماتے ہیں کہ آپؑ کی قدیمی عادت ہے کہ دروازے بند کر کے کام کرتے ہیں۔ اسی حالت میں ایک لڑکے نے زور سے دستک بھی دی اور منہ سے بھی کہا، ابا بوا کھول کہ ابا دروازہ کھولیں۔ آپؑ وہیں اٹھے اور دروازہ کھولا۔ کم عقل بچہ اندر گھسا، اِدھر اُدھر جھانک تاک کر اُلٹے پاؤں نکل گیا۔ حضرت نے معمولاً پھر دروازہ بند کر لیا۔ دو ہی منٹ گزرے ہوں گے جو پھر موجود اور زور زور سے دھکے دے رہے ہیں اور چلّا رہے ہیں کہ ابا بوا کھول۔ آپؑ پھر بڑے اطمینان اور جمیعت سے اٹھے ہیں اور دروازہ کھول دیا ہے۔ بچہ اب کی دفعہ بھی اندر نہیں گھستا، ذرا سر ہی اندر کر کے اور کچھ منہ سے بڑبڑاتا ہوا پھر اُلٹا بھاگ جاتا ہے۔ حضرت بڑے ہشاش بشاش بڑے استقلال کے ساتھ دروازہ بند کر کے اپنے نازک اور ضروری کام پر بیٹھ جاتے ہیں۔ کوئی پانچ ہی منٹ گزرے ہیں تو پھر موجود اور پھر وہی گرما گرمی اور شورا شوری کہ ابا بوا کھول۔ اور آپؑ اُٹھ کر اسی وقار اور سکون سے دروازہ کھول دیتے ہیں۔ اور منہ سے ایک حرف تک نہیں نکالتے کہ تُو کیوں آتا ہے اور کیا چاہتا ہے؟ اور آخر تیرا مطلب کیا ہے جو بار بار ستاتا اور کام میں حرج ڈالتا ہے؟ مَیں نے ایک دفعہ گِنا کوئی بیس دفعہ ایسا کیا۔ اور ان ساری دفعات میں ایک دفعہ بھی حضرت کے منہ سے زجر اور توبیخ کا کلمہ نہیں نکلا۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ)

پھر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی یہ آخری روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں: "آپ علیہ السلام بچوں کی خبر گیری اور پرورش اس طرح کرتے ہیں کہ ایک سرسری دیکھنے والا گمان کرے کہ آپ سے زیادہ اولاد کی محبت کسی کو نہ ہو گی اور بیماری میں اس قدر توجہ کرتے ہیں اور تیمارداری اور علاج میں ایسے محو ہوتے ہیں کہ گویا اَور کوئی فکر نہیں۔ مگر باریک بین دیکھ سکتا ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور خدا کے لئے اس کی ضعیف مخلوق کی رعایت اور پرورش مدنظر ہے۔ آپؑ کی پہلوٹھی بیٹی عصمت لدھیانہ میں ہیضہ سے بیمار ہوئی۔ آپؑ اس کے علاج میں یوں دوا دہی کرتے کہ گویا اس کے بغیر زندگی محال ہے۔ اور ایک دنیا دار دنیا کی عرف و اصطلاح میں اولاد کا بھوکا اور شیفتہ اس سے زیادہ جانکاہی کر نہیں سکتا۔ مگر جب وہ مر گئی، آپؑ یوں الگ ہو گئے کہ گویا کوئی چیز تھی ہی نہیں۔ اور جب سے کبھی ذکر تک نہیں کیا کہ کوئی لڑکی تھی"۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ)

ان اقتباسات کے بعد اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض دوسرے اقتباسات صلہ رحمی کے تعلق میں پڑھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

ریویو آف ریلیجنز جلد اول نمبر ۵۔ "وَ خَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا یعنی آدم کے وجود میں سے ہی ہم نے اس کا جوڑا پیدا کیا جو حوا ہے تا آدمؑ کا یہ تعلق حوا اور اس کی اولاد سے طبعی ہو نہ بناوٹی۔ اور یہ اس لیے کیا کہ تا آدم زادوں کے تعلق اور ہمدردی کو بقا ہو کیونکہ طبعی تعلق غیر منفک ہوتے ہیں مگر غیر طبعی تعلق کے لیے بقا نہیں ہے کیونکہ ان میں وہ باہمی کشش نہیں ہے جو طبعی میں ہوتی ہے۔ غرض خدا نے اس طرح پر دونوں قسم کے تعلق جو آدمؑ کے لیے خدا سے اور بنی نوع سے ہونے چاہئے تھے طبعی طور پر پیدا کیے ہیں"۔(ریویو آف ریلیجنز۔ جلد اوّل نمبر پانچ۔ صفحہ ۱۷۹) یعنی یہ جو سلسلہ ہے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کا، آدم کے وقت سے چلا آ رہا ہے اور یہ اسی لئے ہے تا کہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ صلہ رحمی کے مضبوط رشتوں میں جوڑے جائیں۔

پھر ملفوظات جلد پنجم میں روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: "خدا کا حق تو انسان کو ادا کرنا ہی چاہئے مگر بڑا حق برادری کا بھی ہے جس کو ادا کرنا نہایت مشکل ہے"۔ اب برادری کے لفظ میں رشتے دار در رشتے دار سارے آ جاتے ہیں تو آپ نے صلہ رحمی کے مضمون کو دور تک پھیلا دیا ہے حالانکہ برادری میں ہر شخص براہ راست رحمی رشتہ نہیں رکھتا مگر واسطہ بالواسطہ، بالواسطہ یہ رشتے پھیلتے چلے جاتے ہیں۔ فرمایا "بڑا حق برادری کا بھی ہے جس کو ادا کرنا نہایت مشکل ہے۔ ذرا سی بات پر انسان اپنے دل میں خیال کرتا ہے کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ سخت کلامی کی ہے۔ پھر علیحدہ ہو کر اپنے دل میں اس بدظنی کو بڑھاتا رہتا ہے اور ایک رائی کے دانے کو پہاڑ بنا لیتا ہے۔ اور اپنی بدظنی کے مطابق اس کینے کو زیادہ کرتا رہتا ہے۔ یہ سب بغض ناجائز ہیں"۔

تو برادری میں اگر دور والوں سے یہ بدظنیاں شروع ہوں اور ان سے تعلق ٹوٹنا شروع ہو تو پھر یہ بیماری اندر آتی چلی جاتی ہے اور باہر سے اندر کی طرف حرکت کرتی ہے۔ ساری بیماریوں کا یہ حال ہے کہ اگر ان کو روکا نہ جائے تو پھر وہ باہر سے اندر کی طرف حرکت کرتی ہیں۔ جسمانی بیماریوں میں بھی یہی عادت ہے۔ تو آپ نے برادری کی وسیع تعریف کرتے ہوئے نصیحت فرمائی ہے کہ اگر تم برادری کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرو گے تو اپنے عزیزوں اور صلہ رحمی کے حقوق زیادہ آسانی سے ادا کر سکو گے۔

پھر کشتیٔ نوح میں روحانی خزائن نمبر ۱۹ صفحہ ۱۹ پر یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت درج ہے "جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کے تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"۔ اب اہلیہ تو یقیناً یا اکثر صورتوں میں رحمی رشتوں میں منسلک نہیں ہوا کرتی، کسی رحم رشتے سے تعلق نہیں رکھتی، باہر کی بیویاں لے آتے ہیں لوگ، مگر اس کے اقارب رحمی رشتے۔ تعلق رکھتے ہیں جو اپنے ماں باپ ہیں ویسے ہی اپنی بیوی کے ماں باپ سے حسن سلوک ... تب حقیقت میں صلہ رحمی ادا کرنے والے ہو گے۔

یہ جو الفاظ ہیں "وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے" یہ اچھی طرح یاد رکھنا چا ... حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو پاک جماعت دنیا میں قائم کرنا چاہتے تھے اس کا یہ اعلیٰ تصور ہے اس لئے آپ کے اپنے اختیار میں ہے چاہیں تو نام کے طور پر اس جماعت میں شامل ہوں چاہیں تو دل کی گہرائی سے اس جماعت میں شامل ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تصدیق آپ کو مل جائے کہ یہ میری جماعت میں سے ہے۔

چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ میں یہ عبارت ہے "جب ترکہ کی تقسیم کے وقت ایسے قرابتی لوگ حاضر آویں جن کو حصہ نہیں پہنچتا"۔ مگر قرابتی ہیں یعنی شرعاً ان کو حصہ نہیں ملتا جو قرآن کریم میں تفصیل حصے کی دی گئی ہے مگر قرابتی لوگوں کی خدمت کا بھی حق ہے۔ اس لئے "جب ترکہ کی تقسیم کے وقت ایسے قرابتی لوگ حاضر آویں جن کو حصہ نہیں پہنچتا، ایسا ہی اگر یتیم اور مسکین بھی تقسیم کے موقع پر آ جاویں تو کچھ کچھ اُس مال میں سے اُن کو دیدو اور اُن سے معقول طور پر پیش آؤ یعنی نرمی اور خلق کے ساتھ پیش آؤ اور سخت جواب نہ دو۔ اور وارثان حقدار کو ڈرنا چاہئے کہ اگر وہ خود چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ مرتے تو اُن کے حال پر اُن کو کیسا کچھ ترس نہ آتا اور کیسی وہ اُن کی کمزوری کی حالت کو دیکھ کر خوف سے بھر جاتے۔ پس چاہئے کہ وہ کمزور بچوں کے ساتھ سختی کرنے میں اللہ سے ڈریں اور اُن کے ساتھ سیدھی طرح بات کریں یعنی کسی قسم کے ظلم اور حق تلفی کا ارادہ نہ کریں"۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن۔ جلد ۲۳ صفحہ ۲۱۲)

پھر ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۴۹۷ پر یہ عبارت ہے "بعض عورتیں محض شرارت کی وجہ سے ساس کو دکھ دیتی ہیں، گالیاں دیتی ہیں، ستاتی ہیں، بات بات میں اس کو تنگ کرتی ہیں۔ والدہ کی ناراضگی بیٹے کی بیوی پر بے وجہ نہیں ہوا کرتی ہے"۔ یہ دیکھنے کی بات ہے جو بیویاں ایسا کرتی ہیں وہ دراصل خاوند کو اس کی صلہ رحمی سے باز رکھ رہی ہیں کیونکہ نہ تو اس کی ماں کو اپنی ماں سمجھا اور نہ اپنے بیٹے کی ماں رہنے دیا کیونکہ بیٹے کا تعلق اس سے توڑتی ہیں شکایتیں کر کر کے اور ناراضگی کر کر کے۔ عام طور پر جو طریق ہے "والدہ کی ناراضگی بیٹے کی بیوی پر بے وجہ نہیں ہوا کرتی۔ سب سے زیادہ خواہشمند بیٹے کے گھر کی آبادی کی والدہ ہوتی ہے اور اس معاملہ میں ماں کو خاص دلچسپی ہوتی ہے"۔

اس ضمن میں میں یہ بھی تنبیہ کر دوں کو بعض ماؤں کو اپنے بچوں سے اتنا زیادہ پیار ہوتا ہے کہ وہ جب بیوی کی طرف مائل ہوں تو جل بھی جاتی ہیں اور بعض دفعہ اس وجہ سے وہ اپنی بہو کو دکھ

نان ——— نان ——— نان

ہمارے آٹومیٹک پلانٹ پر حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق اعلیٰ اور معیاری نان تیار کئے جاتے ہیں اور پلاسٹک کی فلم میں seal کئے جاتے ہیں۔ شادی بیاہ اور فیملی پیک پر خاص رعایت۔

برطانیہ اور یورپ میں ڈسٹری بیوٹرز کی ضرورت ہے۔ فری نمونہ کے لئے رابطہ کریں

Shalimar Foods

Tel: 01420 488866 —— Fax: 01420 474999

بیلہ بوتیک کی پہلی سالگرہ کے موقع پر آپ کے لئے

GESCHENK 99,- & 33,-

خاص سوٹوں کی عام سی قیمت صرف محدود مدت کے لئے

Tel: 069 24279400 & 0170 2128820

دیتی ہیں کہ گویا ایک قسم کی رقابت پیدا ہو گئی ہے بیٹے کے ساتھ۔ تو بیٹے سے اتنا بھی جاہلانہ تعلق نہیں ہونا چاہئے کہ جو خدا نے اس کے حقوق قائم کئے ہیں ان کی راہ میں انسان حائل ہو جائے۔

پھر فرماتے ہیں:

"زیادہ خواہشمند بیٹے کے گھر کی آبادی کی والدہ ہوتی ہے اور اس معاملہ میں ماں کو خاص دلچسپی ہوتی ہے۔ بڑے شوق سے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے خدا خدا کر کے بیٹے کی شادی کرتی ہے تو بھلا اس سے ایسی امید وہم میں بھی آسکتی ہے کہ وہ بے جا طور سے اپنے بیٹے کی بیوی سے لڑے جھگڑے اور خانہ بربادی چاہے۔" (ملفوظات جلد۵، طبع جدید۔ صفحہ ۲۹۷، ۲۹۸)

چوہدری عبداللہ خان صاحب نمبردار بہلول پور نے سوال کیا کہ حکام اور برادری سے کیا سلوک کرنا چاہئے۔ فرمایا: "ہماری تعلیم تو یہ ہے کہ سب سے نیک سلوک کرو۔ حکام کی سچی اطاعت کرنی چاہئے کیونکہ وہ حفاظت کرتے ہیں جان اور مال ان کے ذریعہ امن میں ہیں اور برادری کے ساتھ بھی نیک سلوک اور برتاؤ کرنا چاہئے۔ کیونکہ برادری کے بھی حقوق ہیں۔ البتہ جو متقی نہیں اور بدعات اور شرک میں گرفتار ہیں اور ہمارے مخالف ہیں ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے تاہم ان سے نیک سلوک کرنا ضرور چاہئے۔ ہمارا اصول تو یہ ہے کہ ہر ایک سے نیکی کرو۔ جو دنیا میں کسی سے نیکی نہیں کر سکتا وہ آخرت میں کیا اجر لے گا۔ اس لئے سب کے لئے نیک اندیش ہونا چاہئے۔ ہاں مذہبی امور میں اپنے آپ کو بچانا چاہئے"۔ (ملفوظات جلد دوم، جدید ایڈیشن صفحہ ۲۲۲، ۲۲۳)

یہ وہی آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم والا مسلک ہے جو پہلے حدیث میں بیان کیا جا چکا ہے کہ رشتے داروں وغیرہ پر میری کوئی بناء نہیں ہے۔ میرا توکل اللہ پہ ہے۔ مذہبی امور میں میں کلیۃً آزاد ہوں لیکن ان کا مجھ پر صلہ رحمی کا حق ہے اس لئے وہ جو چاہیں شرارتیں کرتے رہیں میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کا حسن سلوک کرتا رہوں گا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "اب مَیں ایک چھوٹا سا واقعہ بیان کرتا ہوں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے رشتہ داروں بلکہ مخالف رشتہ داروں تک کے ساتھ کیسا رحیمانہ اور مشفقانہ سلوک تھا...... واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے ساتھ اپنے نئے بنے ہوئے حُجرے میں اکٹھے کھڑے باتیں کر رہے تھے کہ اس وقت مَیں بھی اپنے بچپن کی عمر میں کسی لڑکے کے ساتھ کھیلتا ہوا اس حُجرے میں پہنچ گیا اور چونکہ اس کمرے کے باہر کی کھڑکی کھلی تھی اور اس کھڑکی میں سے ہمارے چچا یعنی حضرت مسیح موعودؑ کے چچازاد بھائی مرزا نظام الدین صاحب کا مکان نظر آرہا تھا، مَیں نے کسی بات کے تعلق میں اپنے ساتھ والے لڑکے سے کہا کہ "دیکھو وہ نظام الدین کا مکان ہے"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میرے یہ الفاظ کسی طرح سُن لئے اور جھٹ پلٹ کر مجھے نصیحت کے رنگ میں ٹوک کر فرمایا کہ "میاں آخر وہ تمہارا چچا ہے اس طرح نام نہیں لیا کرتے۔

اس تعلق میں ایک اور واقعہ بھی یاد آگیا ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کو یہ اطلاع ملی کہ یہی مرزا نظام الدین صاحب جو حضرت مسیح موعودؑ کے اشد ترین مخالف تھے، بیمار ہیں۔ اس پر حضورؑ ان کی عیادت کے لئے بلا توقف ان کے گھر تشریف لے گئے۔ اس وقت ان پر بیماری کا اتنا شدید حملہ تھا کہ ان کا دماغ بھی اس سے متاثر ہو گیا تھا۔ آپ نے ان کے مکان پر جا کر ان کے لئے مناسب علاج تجویز فرمایا جس سے وہ خدا کے فضل سے صحت یاب ہو گئے۔ ہماری اماں جان حضرت امّ المومنین رضی اللہ عنہا بیان فرماتی تھیں کہ باوجود اس کے کہ مرزا نظام الدین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سخت مخالف بلکہ معاند تھے آپ ان کی تکلیف کی اطلاع پاکر فوراً ہی ان کے گھر تشریف لے گئے اور ان کا علاج کیا اور ان سے ہمدردی فرمائی"۔ (سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ۔ صفحہ ۱۹۰، ۲۹۱)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر آخری اقتباس کے طور پر کشتیٔ نوح سے پڑھ کر سناتا ہوں۔ فرماتے ہیں: "تم اُس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔......... خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آئے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اُس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو اِن باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور مَیں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بد بخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اُس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے"۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹۔ صفحہ ۱۲، ۱۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس نصیحت کے بعد میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں اس میں صلہ رحمی سمیت تمام تعلقات کے مضمون آگئے ہیں اور اگر آپ واقعۃً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل رہنا چاہتے ہیں اور خدا کے نزدیک آپ کی جماعت میں شمار ہونا چاہتے ہیں تو اس تعلیم پر حرفاً حرفاً عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا: ۔ اب نمازیں جمع نہیں ہوا کریں گی یعنی جمعہ کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز نہیں ہوا کرے گی۔ یہ اعلان ہو چکا ہے سب جگہ۔ تو بعض لوگوں کو شاید پہلی دو سنتیں پڑھنے کی ابھی توفیق نہ ملی ہو۔ تو پہلے میرا خیال تھا کہ خطبہ کے دوران وہ نہیں پڑھی جا سکتیں، خطبہ کے بعد اور تکبیر کے درمیان یہ پڑھی جا سکتی ہیں لیکن جب چھان بین کی ہے تو آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد بھی فرمایا ہے کہ جنہوں نے دو رکعتیں وہ پہلی نہ پڑھی ہوں وہ خطبے کے دوران ہی مختصر کر کے ان رکعتوں کو ادا کیا کریں تو یہ غلط فہمی ایک دور ہو جانی چاہئے۔ امید ہے آپ سب نے اپنی سنتیں ادا کر لی ہوں گی۔

۞۞۞......۞۞......۞۞۞

مختصر عالمی خبریں

(ابوالمسرور چوہدری)

پاکستان میں ہر سال ۳۰۰ خواتین کو زندہ جلا دیا جاتاہے

(پاکستان): خواتین کے حقوق کے علمبردار ایک گروپ نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان میں ہر سال کم از کم ۳۰۰ خواتین کو ان کے شوہر یا دیگر سسرال والے رشتہ دار زندہ جلا دیتے ہیں۔ پروگریسو ویمنز ایسوسی ایشن کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں گھریلو تشدد کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ ایسوسی ایشن کی چیف Co-ordinator شہناز بخاری نے دعویٰ کیا ہے کہ ہر دوسری پاکستانی خاتون براہ راست یا بالواسطہ جسمانی اور ذہنی تشدد کا نشانہ بن رہی ہے اور زنا بالجبر، قتل، زندہ جلائے جانے اور دیگر رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ خواتین کے خلاف جرائم سے نمٹنے کے لئے قانون سازی کی ضرورت ہے۔

☆......☆......☆

کویتی پارلیمنٹ نے خواتین کو ووٹ کا حق دینے کا بل مسترد کر دیا

(کویت): کویت کی پارلیمنٹ نے خواتین کو ووٹ کا حق دینے کا بل مسترد کر دیا ہے۔ اس بل کے حق میں ۳۰ اور مخالف ۳۲ ووٹ پڑے۔ دو ارکان پارلیمنٹ غیر حاضر رہے۔ آزاد خیال اور شیعہ ارکان پارلیمنٹ نے بل کے حق میں ووٹ دیئے جبکہ سنّی مسلمانوں نے بل کے خلاف ووٹ دیئے۔ یہ بل امیر کویت نے پیش کیا تھا جس میں ۲۰۰۳ء کے انتخابات میں عورتوں کو ووٹ کا حق دینے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔

(روزنامہ خبریں لاہور۔ یکم دسمبر ۱۹۹۹ء)

☆......☆......☆

خدا حافظ میرے بھائی۔ ڈاکٹر حمید احمد خان (مرحوم)

(ماجد احمد خان)

بوجھل بوجھل قدموں سے دل کو ڈھارس دیتا اس خاموش سی فضا میں جہاں پتہ بھی ہلے تو ارتعاش پیدا ہوتا ہے اور یہاں رہنے والوں کو شاید گراں بھی گزرتا ہو۔ دور دور تک پھیلے پھول اور سبزے کے درمیان میں وہاں تھا جہاں میری بہن منوں مٹی تلے اس دنیا سے بے نیاز آج ضرور خوش ہو گی۔ اس کے سر کا تاج بے شمار دلوں کو اداس کر کے آج یہیں تھا، اس کے پہلو میں۔ اس کے بچے، اس کی بوڑھی ماں، اس کے بہن بھائی اور پھر میرے جیسے جن کو وہ خون کا رشتہ نہ ہونے کے باوجود بے انتہا عزیز تھا۔ سب اس کو ڈھونڈتے تھے جانتے ہوئے بھی کہ یہاں ہے۔ دیر ہو گئی میرے بھائی۔ میں پہلے آجاتا، تجھے مل لیتا، تجھے خدا حافظ کہہ لیتا۔ اس کے لئے ہاتھ اٹھائے تو یوں لگا جیسے دل آنکھوں کے راستے بہہ نکلے گا۔ ٹھنڈی ہوا اور پڑتی پھوار میں اس کے تعلق کے آنسو بھی زمین بھگونے لگے۔ وجود کی کڑواہٹ دھلنے لگی۔ وہ دونوں اکٹھے تھے، ہارٹلے پول کی سرزمین کو سینچنے والے۔ خدا کے نام لیوا اپنے پیچھے چھوڑنے والے۔ تم پر خدا کی رحمتیں ہوں۔ تم دونوں نے اس سرزمین پر وہ پھول لگائے ہیں جو آنے والے وقت میں خدا کے نبی کی خوشبو سے اس کو معطر کریں گے۔ یہ سرزمین تمہیں بہت یاد کرے گی۔ اس باغ کی نگہبانی اب ان کے سپرد ہے جن کو تم پیچھے چھوڑ گئے ہو۔ دعا کرتے کرتے اب تو سب کچھ دھندلانے لگا ہے۔ خدا حافظ میرے بھائی! تمہارا اللہ نگہبان!!۔

ہومیو پیتھی علاج کے ذریعہ

حیرت انگیز اور معجزانہ شفا کی چند مثالیں

حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ کے لیکچرز پر مبنی کتاب
"ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل" میں سے انتخاب

(سعدیہ ایاز۔ ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے لیکچرز پر مبنی جو کتاب "ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل" شائع ہوئی تھی اس میں ضمناً حضور انور ایدہ اللہ نے ہومیو پیتھی ادویہ کے استعمال کے نتیجہ میں حیرت انگیز اور معجزانہ شفا کے بعض ایمان افروز واقعات کا تذکرہ فرمایا ہے۔ ذیل میں ان میں سے کچھ ہدیۂ قارئین ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ قارئین کو ہومیو پیتھی کے نسبتاً بے ضرر اور انتہائی سستے علاج کی طرف توجہ ہو۔ حضور ایدہ اللہ کی یہ نہایت مفید اور آسان فہم کتاب آپ اپنے ملک کے شعبہ اشاعت سے رابطہ کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔ (مدیر)

☆......☆......☆......☆

"اسپرین" کا بدل

"ایکونائٹ کو اگر رسٹاکس سے ملا کر دیا جائے تو علامتوں کے جھنجھٹ میں پڑے بغیر یہ نسخہ بہت سی بیماریوں کے آغاز میں مؤثر ہے۔ میرے نزدیک یہ اسپرین کا بہترین بدل ہے۔ ہر ایسی بیماری کے آغاز میں جس میں بے چینی اور بخار کی کیفیت ہو اور محسوس ہوتا ہو کہ کچھ ہونے والا ہے ایکونائٹ اور رسٹاکس کی ۲۰۰ طاقت میں دو تین خوراکیں بیماری کو آغاز ہی میں ختم کر دیتی ہیں۔

ایک دفعہ میجر محمود صاحب، میرے سیکورٹی آفیسر ہمارے ساتھ سائیکلنگ پر گئے۔ سخت بارش ہو رہی تھی اور سردی بھی تھی۔ ہم سب بھیگ گئے۔ صبح انہیں بخار ہو گیا اور جسم میں شدید درد تھا۔ انہیں ایکونائٹ (Acconite 200) + رسٹاکس (Rhustox 200) + آرنیکا (Arnica 200) + برائیونیا (Bryonia 200) کی دو تین خوراکیں نصف گھنٹہ کے وقفہ سے باری باری استعمال کروائیں، چند گھنٹوں میں بالکل ٹھیک ہو گئے اور پوری صحت کے ساتھ ڈیوٹی پر حاضر ہو گئے"۔

حادثات اور چوٹوں سے شفا کی مثالیں

"اگر دل کا حملہ خون جمنے کی وجہ سے یا اعصاب کے کسی حصہ کے ناکارہ ہو جانے کی وجہ سے ہوا ہو تو آرنیکا خون کو پتلا کرتی ہے اور کسی حد تک ان اعصاب میں زندگی پیدا کر دیتی ہے بشرطیکہ ان میں زندگی کی کچھ رمق موجود ہو۔ اگر ایک دفعہ اعصاب مر جائیں تو دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتے"۔

☆...... "حادثات اور چوٹوں کے لئے آرنیکا بہترین دوا ہے۔ چوٹ کھائی ہوئی جگہ نیلی پیلی ہو جائے اور خون جم گیا ہو تو آرنیکا بلا خوف و خطر استعمال کریں۔

ایک دفعہ میرے پاس ایک ایسا مریض لایا گیا جس کا سارا جسم سر سے پاؤں تک لاٹھیوں کی ضربوں سے کالا اور نیلا ہو رہا تھا۔ حالت اتنی خطرناک تھی کہ لگتا تھا کہ جلد مر جائے گا۔ میں نے اسے آرنیکا کی بہت سی خوراکیں دے کر گھر بھجوا دیا۔ دوسرے دن شام تک جب اس کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی تو تشویش لاحق ہوئی۔ پتہ کروایا تو جواب ملا کہ وہ تو رات ہی کو بالکل ٹھیک ہو گیا تھا اور بھاگا دوڑا پھر رہا ہے۔ الحمد للہ"۔

☆...... "اگر چوٹ لگ جائے تو فوراً آرنیکا ۲۰۰ کو اگر ایکونائٹ ۲۰۰ سے ملا کر دیں تو اکیلی آرنیکا کے مقابل پر یہ دونوں اکٹھا زیادہ اچھا اور فوری اثر دکھاتی ہیں۔

ماؤف حصہ پر سرخی نمایاں ہو، نیلاہٹ میں تبدیل نہ ہو تو آرنیکا کے ساتھ بیلا ڈونا (Belladonna) زیادہ مفید ہے کیونکہ یہ سرخی بتاتی ہے کہ چوٹ والی جگہ کی طرف خون کا غیر معمولی رجحان ہے جو سرخی پیدا کر رہا ہے۔ عموماً جس جگہ چوٹ لگے وہاں ابھار بن جاتا ہے جو چوٹ والے حصہ کو چھپا لیتا ہے۔ یہ ابھار دوران خون زیادہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جو جسم کے طبعی رد عمل کے طور پر صدمہ کی اطلاع ملتے ہی تیزی سے اس طرف دوڑتا ہے۔ چونکہ آرنیکا میں متاثرہ حصہ کی طرف خون کا رجحان بڑھانے کا مزاج نہیں پایا جاتا اس لئے آرنیکا اکیلی کافی نہیں ہوتی۔ میں اسے بیلا ڈونا کے ساتھ ملا کر دیتا ہوں۔ ایکونائٹ بھی اس صورت میں عمومی طور پر مفید ہے۔ اس لئے ان تینوں دواؤں کو ملا کر اور بھی اچھا نسخہ بن جاتا ہے جو ہر طرح کی چوٹوں میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ میں عموماً ۲۰۰ پوٹینسی استعمال کرتا ہوں۔ آرنیکا چھوٹی طاقت سے لے کر بڑی طاقت تک یکساں کام کرتی ہے لیکن تکلیف زیادہ گہری ہو تو اونچی طاقت میں دینی بہتر ہے۔

ہمارے ایک احمدی افسر میجر ممتاز ایک بار ہمالہ کی برفانی چوٹی سے پچھتر فٹ کی گہرائی میں جا گرے۔ ان کی چوٹیں اس قدر شدید تھیں کہ ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کر دیا تھا۔ میں نے انہیں آرنیکا ایک ہزار اور نیٹرم سلف ایک ہزار پوٹینسی میں پہلے دن دو دفعہ، پھر روزانہ ایک دفعہ استعمال کروائی۔ اللہ کے فضل سے حیرت انگیز طور پر شفایاب ہو گئے۔

اسی طرح ایک دفعہ ایک اور فوجی افسر مجھے پاکستان سے یہاں لنڈن ملنے آئے۔ مگر میں انہیں پہچان نہیں سکا۔ انہوں نے بتایا کہ میری ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی اور ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ ساری عمر چل نہیں سکو گے اور وہیل چیئر (Wheel Chair) پر گزارہ کرو گے۔ آپ کی دوائی سال بھر استعمال کی ہے جس سے کھڑے ہونے اور پھر چلنے کی طاقت پیدا ہو گئی۔ اب چل کر آپ سے ملنے آیا ہوں۔ مجھے یاد آگیا کہ ان کی خطرناک حالت کے پیش نظر میں نے بہت سوچ سمجھ کر ایک نسخہ ایجاد کیا تھا جس میں آرنیکا، روٹا، ہائی پیریکم، کلکیریا فاس اور سمفائٹم (Arnica,Ruta,Hypericum,Calc.Phos,Symphytum) شامل تھیں۔ ان سب دواؤں کو ملا کر ۳۰ طاقت میں چوٹیں لگنے کی صورت میں استعمال کرنا چاہئے۔ یہی وہ نسخہ تھا جو وہ برابر سال بھر اسی طرح استعمال کرتے رہے"۔

☆...... "اگر چلتے ہوئے پاؤں مڑ جائے یا موچ آ جائے تو آرنیکا کی اونچی طاقت میں ایک خوراک ہی کافی ہے۔ مالش وغیرہ سے پرہیز کرنی چاہئے۔ زخمی جگہ پر مالش نہایت خطرناک نتائج پیدا کر سکتی ہے۔

ایک خاتون موچ کی وجہ سے سخت تکلیف میں تھیں اور چل نہیں سکتی تھیں۔ میں نے انہیں آرنیکا، برائیونیا اور کاسٹیکم (Arnica, Bryonia, Cauticum) دی اور مالش سے پرہیز کرنے کو کہا۔ ایک ہفتہ کے اندر ہی ان کی طرف سے اطلاع ملی کہ بالکل ٹھیک ہیں"۔

اگر کمر میں کسی جھٹکے کے نتیجہ میں "چک" پڑ جائے یعنی عارضی طور پر عضلات اپنی جگہ سے ٹل جائیں تو یہ کیفیت خود بخود کچھ عرصہ کے بعد ٹھیک ہو جاتی ہے اور کسی مستقل بیماری کا حصہ نہیں بنتی۔ لیکن بعض دفعہ یہی "چک" مستقل بیماری بن جاتی ہے اور معمولی جھٹکا بھی عمر بھر کا روگ لگا دیتا ہے۔ پہلے سے کمزور عضلات اور بھی سکڑ جاتے ہیں یا ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اس صورت میں آرنیکا مددگار ہوتی ہے لیکن آرنیکا براہ راست عضلات کی اندرونی کمزوریوں کی دوا نہیں ہے۔ "چک" کی ایک امکانی دوا "سمی سی فیوجا" (Cimicifuga) ہے جو عضلات کی گہری تکلیفوں میں کام آتی ہے۔

ہرپیز سے شفا کی مثال

☆...... آرنیکا ہرپیز (Herpes) میں بھی بہت مفید دوا ہے۔ اس بیماری کی ایک قسم عام ہے جو اعصابی کمزوری یا اعصاب میں انفکیشن سے تعلق رکھتی ہے۔ دوسری قسم جنسی بے راہ روی سے پیدا ہونے والی ہرپیز ہے۔ اعصابی کمزوری کی وجہ سے ہونے والی ہرپیز میں آرنیکا بہت مفید ہے۔ اس کے ساتھ آرسینک اور لیڈم (Arsenic & Ledum) ملا کر دینا بہت مفید رہتا ہے۔ یہ ایک بہت خطرناک مرض ہے۔ چہرے اور آنکھوں کے گرد ہو تو آنکھیں ضائع ہو سکتی ہیں۔ دماغ پر حملہ ہو جائے تو مریض ہمیشہ کے لئے گہری دماغی امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس میں اینٹی بائیوٹک اور دوسری ایلوپیتھک دوائیں کارگر نہیں ہوتیں اس لئے فوری طور پر مذکورہ دوائیں شروع کروا دینی چاہئیں۔

یو۔کے۔ کے سابق امیر برادرم آفتاب احمد خان صاحب مرحوم کو بھی ایک دفعہ چہرے پر ہرپیز کا حملہ ہوا تھا۔ مذکورہ دواؤں سے خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور تیسرے دن ہی تکلیف ختم ہو گئی اور دوبارہ عود کر نہیں آئی"۔

گینگرین سے شفا

☆...... گینگرین (Gangrene) کے تکلیف دہ مرض میں جس میں اعضاء گلنے سڑنے لگتے ہیں آرسینک اہم ترین ہے۔ میرے تجربے میں یہ بات ہے کہ جہاں ڈاکٹروں نے گینگرین کے خطرے کی وجہ سے اعضاء کاٹنے کا قطعی فیصلہ کر لیا تھا وہاں مریض نے میرے کہنے پر آرسینک ۲۰۰ یا اونچی طاقت میں استعمال کی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے گینگرین کی جو علامتیں ظاہر ہو چکی تھیں وہ سرے سے غائب ہو گئیں۔

ایک نوجوان کا ہاتھ مشین میں آکر کچلا گیا۔ اس کے زخم مندمل نہیں ہوئے اور بگڑ کر گینگرین میں تبدیل ہو گئے۔ ڈاکٹر نے مایوس ہو کر پہلے انگوٹھا اور پھر بازو کٹوانے کا مشورہ دیا۔ میں نے اس کے لئے آرسینک سی۔ایم (Arsenic C.M) تجویز کی اور ہر دس دن کے بعد دہرانے کے لئے کہا۔ چند ہفتوں کے بعد اس نے لکھا کہ درد تو ہے لیکن سیاہی رفتہ رفتہ سرخی میں تبدیل ہو رہی ہے۔ کچھ ہی عرصہ میں اللہ کے فضل سے بالکل ٹھیک ہو گیا اور بازو کٹوانا تو کجا ہاتھ کی انگلیاں کٹوانے کی نوبت بھی نہ آئی۔ تو بہتر ہے کہ کوئی اور دوا مثلاً سلیشیا یا سلفر اونچی طاقت میں دے کر مرض کو قابو میں لائیں ورنہ بہتر ہے کہ سرجن کا مشورہ قبول کر لیا جائے۔ آغاز میں اگر ہاتھ کٹوانے سے جان بچ سکتی ہے تو دیر ہو جانے پر بعض دفعہ بازو بھی کٹوانا پڑتا ہے اور پھر بھی یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ گینگرین جسم اور دماغ کو متاثر نہ کرے گی۔ عام ناسوروں میں جو گہرے ہوں اور ہڈی کو بھی کھا رہے ہوں تو آرسینک سے زیادہ کالی آئیوڈائیڈ (Kali Iodide) یا آرسینک آیوڈائیڈ (Arsenic Iodide) بہتر کام کرتی ہیں"۔

پولیو کی بیماری سے شفا

☆...... ایک بچے کی ٹانگیں پولیو کے حملے کی وجہ سے ٹیڑھی ہو گئی تھیں۔ اسے سلفر اور برائٹا کارب (Sulphur + Bryta Carb) دی گئیں جن سے اتنا نمایاں فائدہ ہوا کہ وہ اب معمول کے مطابق زندگی گزار رہا ہے، چلتا پھرتا ہے۔ اگرچہ مکمل صحت نہیں ہے حالانکہ ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ عمر گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی تکلیف بڑھتی جائے گی۔ ہومیو پیتھی دیکھنے میں میٹھی گولیاں لگتی ہیں لیکن بہت گہرے اثرات کی حامل ہے"۔

جگر کے امراض سے شفا

☆...... "سلفر کو ۲۰۰ طاقت میں اور برائیونیا کو ۳۰ یا سلفر کو ۳۰، اور برائیونیا کو ۲۰۰ طاقت میں بار بار دینے کی وجہ یہ ہے کہ اگر جگر کی علامتیں گہری ہوں اور دوا کو بار بار دہرانے کی ضرورت پیش آئے تو سلفر ۲۰۰ میں بار بار دہرانے سے خطرہ ہے کہ کہیں یہ منفی اثر ہی نہ پیدا کر دے کیونکہ یہ لمبا اور گہرا اثر کرنے والی دوا ہے۔ اس لئے جگر کے معاملات میں سلفر کو ۳۰ اور برائیونیا کو ۲۰۰ میں استعمال کرنا

زیادہ پسند کرتا ہوں۔

Hepititis B میں بھی یہ بہت اچھا نسخہ ثابت ہوا ہے۔ اس کے ساتھ کارڈووس مریانس (Carduus Marianus Q) مدر ٹنکچر یعنی Q طاقت میں دی جائے تو یہ نسخہ جگر کے کینسر میں بغیر کسی تبدیلی یا کسی اور دوا کی مدد کے بارہا اکیلا ہی شافی ثابت ہوتا ہے۔

بعض ایسے مریض تجربہ میں آئے ہیں جن کو ڈاکٹروں نے قطعی طور پر جگر کا کینسر تشخیص کیا اور ہر قسم کی ریڈی ایشن اور دواؤں کے استعمال کے بعد لا علاج قرار دے دیا۔ جب یہ سمجھا کہ اب دو تین دن کے مہمان ہیں تو انہیں ہسپتال سے فارغ کر کے گھر بھجوا دیا گیا۔ اس وقت جب اسی نسخہ سے ان کا علاج کیا گیا تو تین دن میں مرنے کی بجائے تین دن میں صحت کے آثار واپس لوٹ آئے۔ جس کی پہلی حالت یہ ظاہر ہوئی کہ پیاس اور بھوک جو بالکل مٹ چکی تھی از سر نو بحال ہونے لگی۔ جگر کے بہت سے دوسرے مریضوں نے بھی اس نسخے سے استفادہ کیا اور ابھی تک بقید حیات ہیں۔

مرگی کے مرض سے شفا

☆...... اگر اچانک ٹھنڈ لگ جائے اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اعصابی کمزوری یا سوزش کی وجہ سے مرگی کے دورے پڑنے لگیں یا کسی جذباتی صدمہ یا خوف کی وجہ سے مرگی شروع ہو جائے تو اس کا کاسٹیکم سے گہرا تعلق ہے اور کاسٹیکم سے علاج بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے مگر آہستہ آہستہ طاقت بڑھائی جائے اور لمبا عرصہ مسلسل استعمال کی جائے۔

ایک دوا کیوپرم بھی ہے جو مرگی میں بہت کام آتی ہے اور وقتی طور پر فائدہ دینے میں سب سے زیادہ مؤثر دوا ہے لیکن اس کی خاص علامات یہ ہے کہ انگلیوں سے تشنج شروع ہوتا ہے۔ مریض کا چہرہ نیلا ہو جاتا ہے اور منہ سے جھاگ نکلتی ہے۔

قابل جستجو بات یہ ہونی چاہئے کہ مرض کا آغاز کیسے ہوا اور مرض کا حملہ جب شروع ہوا تو اس کے آغاز کی علامات ہوتی ہیں۔ یہ دونوں باتیں صحیح دوا کی تشخیص میں بہت مددگار بن سکتی ہیں۔ کیوپرم کی بیماری کا آغاز دراصل انتڑیوں سے ہوتا ہے۔ مثلاً مریض کو ایسا ہیضہ ہو جس میں تشنج بہت نمایاں ہو، اسہال کھل کر نہ آئیں، وقفہ وقفہ سے اینٹھن ہوتی ہے۔ ایسے مریض کو اگر اینٹی بائیوٹک دوا سے شفاء دے دی جائے تو وہ مرگی کا مستقل مریض بن جاتا ہے کیونکہ وہ گہری بنیادی مرض جس کی وجہ سے مریض اس حالت میں پہنچا ہے اس مرض کی شفا نہیں ہوئی بلکہ علامتیں ختم کر دی گئیں۔

کچھ ایسے مریض جب مرگی کا شکار ہوئے تو انہیں کیوپرم دینے سے مستقل فائدہ ہوا۔ شروع شروع میں جب بیماری شدید تھی تو جلد جلد کیوپرم استعمال کرنا پڑتی تھی۔ جب دوروں کے وقفے لمبے ہوئے تو دوا کے وقفے بھی بڑھا دیئے گئے اور طاقت بھی ۳۰ سے بڑھا کر ۲۰۰ کر دی گئی۔ اللہ کے فضل سے ایسے مریضوں کی طرف سے یہی اطلاع ملتی رہی کہ وہ ٹھیک ہو گئے ہیں۔ لیکن قطعیت سے پھر بھی کچھ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ بعض مریضوں میں کیوپرم کی ۲۰۰ سے زیادہ طاقت کو کلیۃً بے اثر بھی دیکھا گیا ہے۔ پس ہومیوپیتھک معالج کو محض کتابی علم پر انحصار نہیں کرنا چاہئے، اپنے تجربے سے بھی دواؤں کے اثر کا باریک مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ بہر حال تحکم کے ساتھ یہ دعویٰ نہیں کرنا چاہئے کہ کیوپرم ہر مرگی کا مستقل علاج ہے۔ یہاں یہ بات درست ہے کہ کیوپرم مستقل علاج ہو یا نہ ہو، کم سے کم وقتی فائدہ ضرور دیتی ہے"۔

جلدی امراض سے شفا کی مثال

☆...... "سلفر اور رسٹاکس کی جلدی امراض بھی رحم، انتڑیوں یا پھیپھڑوں کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ کروٹن کی جلدی امراض دب کر انتڑیوں میں ظاہر ہوتی ہیں۔ رسٹاکس کی علامات رکھنے والی بیماریوں سے مختلف ہوتی ہیں۔ سلفر کی بیماریوں کا تعلق اکثر جلد سے بھی ہوتا ہے اور گلٹیوں سے بھی۔ بواسیر، انتڑیوں کی سوزش اور جگر کی کئی بیماریاں اگر جلدی امراض کے دبنے سے پیدا ہوئی ہوں تو سلفر کی خاص علامات ہیں۔ کروٹن میں شدید پیچش اور اسہال جلدی امراض کے دبنے سے ہو سکتے ہیں۔ خصوصاً جب جلدی امراض کا تعلق مردانہ اعضائے تناسل اور ران کے ارد گرد کی جلد سے ہو۔

ایک معمر بزرگ کو ایگزیما کی پرانی تکلیف تھی۔ تحقیق سے پتہ چلا کہ تقسیم ہندوپاکستان کے وقت کیمپوں میں قیام کے دوران گندی غذا کے استعمال کی وجہ سے انہیں پیچش ہو گئی تھی جو آخر روایتی علاج سے ٹھیک ہو گئی لیکن اس کے معاً بعد ایگزیما ہو گیا جو ٹھیک ہونے میں نہیں آتا تھا۔ میں نے ان کی بیماری کے پس منظر کو مدنظر رکھ کر کروٹن ایک ہزار طاقت میں دی۔ اللہ کے فضل سے ایک خوراک ہی سے شفا ہو گئی اور ایگزیما بالکل دور ہو گیا اور پیچش بھی دوبارہ نہیں ہوئی۔ پس اگر دونوں طرف کی علامتیں ذہن میں ہوں تو ایسی دوا دینے سے جو دونوں بیماریوں کا بیک وقت علاج کر سکے مرض کا قلع قمع ہو سکتا ہے۔ اگر غلط دوا دے دیں تو ایک طرف سے بیماری دب کر دوسری طرف ضرور ظاہر ہو گی۔

کینسر کی گلٹیوں کے لئے علاج

☆...... کینسر کی گلٹیاں جو جلد پر ظاہر ہو جائیں کونیم (Conium) ان میں بہت مفید ہے۔ کیونکہ ابتداء ہی میں کینسر پہچانا جاتا ہے۔ ایسے ابھاروں میں اگر زخم بننے لگیں تو خالص شہد کا لیپ کرنے سے بھی نمایاں فائدہ ہوتا ہے۔ یہ بات جدید طبی تحقیق سے بھی ثابت ہو چکی ہے کہ جہاں کوئی مرہم کام نہیں کرتی وہاں شہد کا لیپ حیرت انگیز فائدہ پہنچاتا ہے۔ بلکہ بعض قابل ڈاکٹروں کے نزدیک اس سے مکمل شفا بھی ہو جاتی ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فِیْهِ شِفَآءٌ لِلنَّاس کہ اس میں لوگوں کے لئے ایک شفا رکھی گئی ہے۔ ہمیں اس شفا کی ہمیشہ تلاش کرتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ ابھی تک شہد سے وابستہ شفا کا پورا علم ہمیں نہیں ہوا۔ ہاں اتفاقاً شہد کی کچھ خوبیوں کا علم ہوتا رہتا ہے۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے شہد کو ایک عظیم شفا کا حامل قرار دیا ہے۔ اس لئے اس میں لازماً ایک پورا نظام شفا موجود ہے۔ جس تک ابھی ہماری رسائی نہیں ہوئی۔ ہومیوپیتھ احمدیوں کو چاہئے کہ شہد پر بھی تحقیق کرتے رہیں اور اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ قرآن شریف نے مختلف اَلْوَانُهٗ فرمایا ہے کہ اس کے رنگ جدا جدا ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ ہر رنگ والا شہد الگ الگ بیماریوں پر اثر انداز ہو گا، ہر بیماری پر اثر انداز نہیں ہو گا۔ اس کے شفا کے دائرہ کار رنگوں سے بھی تعلق ہے اور رنگوں کا پھولوں، موسموں اور علاقوں سے بھی تعلق ہے۔ یعنی شہد ایک دوا نہیں بلکہ سینکڑوں دواؤں کی ایک نوع کا نام ہے۔ ہر ملک میں وہاں کے شہد پر تحقیق ہونی چاہئے کہ وہ کن پھولوں سے بنتا ہے اور ان پھولوں اور پھلوں کا کیا مزاج ہے اور کیا انہیں طب میں استعمال کیا گیا ہے یا نہیں۔

جس طرح چین میں وسیع پیمانے پر جڑی بوٹیوں پر تحقیق ہوئی تھی جو کبھی ان کی روایتی طب میں استعمال ہوا کرتی تھیں۔ اس تحقیق سے ثابت ہوا تھا کہ ان میں تقریباً نصف پرانی دوائیں جدید ایلوپیتھک دواؤں کے مقابل پر زیادہ بہتر ہیں اور سستی بھی ہیں۔ دوسرے ان دواؤں میں ایسے ایسے عجیب و غریب اثرات ملے ہیں جو جدید ایلوپیتھک طبیبوں کے خواب و خیال میں بھی نہیں تھے۔ پس ساری دنیا کے احمدیوں کو چاہئے کہ اپنے اپنے علاقہ میں شہد پر تحقیق کریں کہ وہاں کونسی بیماریاں ہیں اور کون سے شہد پر تحقیق کریں کہ وہاں کونسی بیماریاں ہیں اور کون سا شہد ان مخصوص بیماریوں کے لئے کہاں تک اور کس طریق پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوتا ہے۔ یہ طبی ہی نہیں بلکہ ہمارا مذہبی فریضہ بھی ہے"۔

شوگر کی بیماری سے شفا کی مثال

"سوڈیم اور سلفر سے بنی ہوئی دوا نیٹرسلف اہم اندرونی تبدیلیاں پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس کا جگر سے گہرا تعلق ہے۔ شوگر کے لئے بہت مفید دوا ہے۔ اگر نیٹرم سلف دو طات میں کلکیریا فاس، کالی فاس اور نیٹرم فاس 6X کے ساتھ دیں تو یہ ایک وسیع الاثر نسخہ ہے۔ بعض اوقات ان چاروں دواؤں کو 6X میں بھی دے کر دیکھا ہے اور اچھے نتائج ظاہر ہوئے ہیں۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو بھی یہی نسخہ استعمال کروایا تھا اور اللہ کے فضل سے مدتوں پہلے کی ذیابیطس سے شفا ہو گئی تھی اور پھر انہیں انسولین کی ضرورت نہیں رہی تھی جس کا اس علاج سے پہلے ان کو روزانہ ٹیکا لگانا پڑتا تھا"۔

شدید سردرد سے نجات کی مثال

"بیرونی عضلات میں جان پیدا کرنے کے لئے نکس وامیکا اچھا کردار ادا کرتی ہے۔ نیز ہر قسم کی عضلاتی کمزوریوں میں مفید ہے۔ اگر اس کی دیگر علامات ملتی ہیں اور معدے میں تیزابیت بھی ہو تو ایسے مریضوں کو اچانک پیدا ہونے والی کمزوریوں میں جس کے نتیجے میں بعض دفعہ ہاتھ ہلانے کی طاقت بھی نہیں رہتی یہ فوری فائدہ دیتی ہے اور مریض میں فی الفور جان پڑنے لگتی ہے۔ ۳۰ طاقت میں چند منٹوں کے وقفہ سے دیں تو اللہ کے فضل سے غیر معمولی شفا ہو گی۔ ایسی صورت میں ایلوپیتھک دوائیں اتنی سرعت سے وہ کام نہیں کرتیں جو نکس وامیکا کر دکھاتی ہے۔

جب میں طالب علم تھا تو میں سر میں شدید درد کی وجہ سے ایک دوا اسینڈول میں اعصابی درد کی بہترین دوا ہے استعمال کیا کرتا تھا۔ یہ پاکستان میں نہیں ملتی تھی اور میرے والد مرحوم اسے کلکتہ سے منگوایا کرتے تھے۔ جب یہ دوا آپ کے پاس بھی نہ ملتی تو اسپرین کھانی پڑتی تھی جس کا اندرونی جھلیوں پر تیزابی اثر پڑتا تھا اور معدے میں تیزابیت بہت بڑھ جاتی تھی۔ غرضیکہ ایلوپیتھک علاج سے ایک تکلیف کم ہوتی تھی تو دوسری بہت سی تکالیف پیدا ہو جاتی تھیں۔ میرے ساتھ بھی یہی ہوا کہ سر درد کو دبانے کے لئے اسپرین کھانی پڑی کہ معدہ تیزاب سے بھر گیا اور تیزاب کی زیادتی سے جو اچانک کمزوری اور شدید دورے پڑتے تھے ان سے بعض دفعہ ایسا لگتا تھا کہ جسم سے بالکل جان نکل گئی ہے اور یہ کیفیت کئی کئی دن رہتی تھی۔ اس دوران مجھے ہومیوپیتھک طریق پر اپنا علاج خود کرنے میں دلچسپی پیدا ہوئی اور نکس وامیکا کی دو خوراکیں کھائیں اور یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا کہ جس میں ایک دم جان آ چکی تھی۔ پتہ بھی نہیں چلا کہ کب کمزوری گئی اور کب طاقت آ گئی۔ آزمائش کے طور پر میں اچھل کر کھڑا ہو گیا، کمزوری کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔ اس کے بعد جب کبھی ایسی کیفیت ہوئی ہمیشہ نکس وامیکا نے فائدہ دیا اور رفتہ رفتہ یہ رجحان بالکل ہی ختم ہو گیا۔

دوسرے بہت سے مریضوں پر بھی جن کو تیزابیت کے باعث اچانک کمزوری کے دورے پڑتے تھے میں نے اس دوا کو استعمال کیا اور ہمیشہ کارآمد پایا۔ لہٰذا اگر معدہ میں تیزاب بڑھنے سے عضلات میں کمزوری واقع ہو جائے تو نکس وامیکا ہی اس کی بہترین دوا ہے۔

☆...... "دھوپ میں جانے اور ٹھنڈے کمرے سے گرم کمرے میں آنے سے سر درد بڑھ جائے گا۔ اچانک سردی سے گرمی میں آنے سے تکلیف بڑھ جائے گی تو برائیونیا بہترین دوا ہے۔ لیکن روزمرہ کے تشنج میں نکس وامیکا زیادہ زود اثر نہیں۔

بے خوابی سے شفا کی مثال

نکس وامیکا بے خوابی کی بھی موثر دوا ہے۔ مثلاً جو لوگ نشہ کے عادی ہوں یا جنہیں نیند کی گولیاں کھانے کی عادت پڑ جائے ان کے لئے نکس وامیکا بہترین متبادل ہے۔ میں ڈرگ (Drug) کے عادی مریضوں کا علاج اکثر نکس وامیکا سے یہ شروع

کرتاہوں اور الاماشاءاللہ سب کو فائدہ ہوتاہے۔

ایک دفعہ ایک نوجوان کو جو نشہ کا عادی تھا، اس کے پریشان حال ماں باپ میرے پاس لائے۔ اس کی عادت کو نیند کی گولیوں کے ذریعہ چھڑانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ لیکن بھاری مقدار میں گولیاں کھاکر بھی اسے بمشکل نیند آتی تھی، نہ کھاتا تو نیند نہ آتی تھی اور نشہ چھوڑنے کی وجہ سے پیدا ہونے والی علامات میں شدت آجاتی تھی۔ میں نے اسے نکس وامیکا ۳۰ دن میں تین دفعہ استعمال کرنے کے لئے دی اور اس کی نیند کی گولیوں کی شیشی اپنے پاس رکھ لی تاکہ اگر رات کو نیند نہ آئے تو صبح آکر واپس لے جائے۔ رات کو وہ لمبے عرصہ بعد پہلی دفعہ آرام سے سویا اور صبح آکر اس نے مجھے بتایا کہ نیند کی گولیوں سے جو نیند آتی تھی وہ بے چین کرنے والی تھی لیکن نکس وامیکا لے کر وہ چین اور آرام سے سوتا رہا تھا۔ اس کی نیند کی گولیاں ایک مدت تک میرے پاس بطور نشانی پڑی رہیں۔ غرضیکہ نکس وامیکا نشہ آور چیزوں کے منفی اثرات کے دور کرنے اور نیند کی گولیوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے اکثر مفید ثابت ہوتی ہے۔ اگر یہ اکیلی کافی نہ ہو تو کیمو میلا ساتھ استعمال کروائیں۔ یہ دونوں دوائیں نیند لانے کے علاوہ بہت سی نشہ آور ڈرگز (Drugs) کے بداثرات کو ختم کردیتی ہے۔

اگر بہت سے کاموں کا بوجھ ہو، بہت بولنا پڑتاہو یا دماغ میں کسی وجہ سے ہیجان ہو اور نیند نہ آئے تو اس میں بھی نکس وامیکا بہترین دوا ہے۔ یہ کافی (Coffee) کے بداثرات کا بھی بہت اچھا تریاق ہے۔ کافی پینے سے میری نیند اڑ جایا کرتی تھی لہذا میں رات کو کافی بالکل نہیں پی سکتا تھا۔ اب اگر میں رات کو کافی پیوں تو نکس وامیکا کی ایک خوراک لے لیتاہوں اور اللہ کے فضل سے کافی کا اثر زائل ہو جاتا ہے، کسی اور دوا کی ضرورت نہیں پڑتی۔ نکس وامیکا سے جو نیند آتی ہے اس میں ایک خاص بات یہ ہے کہ عام نیند سے پہلے جو ایک غنودگی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے وہ پیدا نہیں ہوتی بلکہ ایک دم انسان نیند کے سمندر میں ڈوب جاتاہے۔ سونے اور جاگنے کا درمیانی وقفہ کم ہو جاتاہے۔ اچانک نیند غلبہ کرتی ہے اور بہت گہری اور پرسکون نیند آتی ہے۔ جب آنکھ کھلتی ہے تو طمانیت کا احساس ہوتاہے۔ اس سے ملتی جلتی نیند آور دوا بناکس بھی ہے جو بہت گہری اور پرسکون نیند لاتی ہے۔

نکسیر سے شفا کی مثال

☆...... شریانوں میں خون کا دباؤ زیادہ ہونے کی وجہ سے خون بہنا شروع ہو جائے تو فاسفورس خون کے بہاؤ کو روکنے میں ممد ثابت ہو جاتاہے۔

ایک دفعہ ایک دوست کی نکسیر بے تحاشہ پھوٹنے کے باعث طبیعت بے حد خراب تھی۔ مجھے آدھی رات کو بلایا گیا۔ میں وہاں گیا تو دیکھا کہ فرش خون سے بھرا ہوا ہے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے وہاں بکرا ذبح کردیا گیا ہو۔ ان کے منہ سے بھی خون جاری تھا۔ میں نے خون والے منہ میں ہی فاسفورس اور ملی فولیم ملا کر ڈال دی۔ پندرہ منٹ کے اندر اندر خون آنا بند ہو گیا اور وہ آرام سے سوگئے اور خدا کے فضل سے انہیں مکمل صحت ہو گئی۔ اگر زخموں سے معمول سے زیادہ سرخ رنگ کا خون جاری ہو جائے تو اس سے بہت جلد فائدہ آتاہے۔ ٹھنڈک سے آرام آتاہے اور ٹھنڈے پانی کی ٹکور سے خون بند ہو جاتاہے۔ سر میں دوران خون بڑھنے سے درد ہو تو خطرہ ہوتاہے کہ شریانیں پھٹ جائیں گی۔ ایسی حالت میں سر کو ٹھنڈا کرنے سے فائدہ ہوگا لیکن فاسفورس سے اس رجحان کا مستقل علاج ضروری ہے۔

کینسر کا ایک کارگر علاج

مثانے اور غدہ قدامیہ کے کینسر میں بھی فاسفورس غیر معمولی اہمیت کی دوا ہے۔ ہڈیوں کے کینسر میں بھی فاسفورس بارہا شافی ثابت ہوئی ہے۔

ایک مریض کو جس کا ہر قسم کا ریڈی ایشن (Radiation) کا علاج ہو چکا تھا۔ میں نے فاسفورس ۳۰ دینی شروع کی اور ہدایت کی کہ ایک ماہ کے بعد اپنی کیفیت سے آگاہ کرے۔ ایک ماہ کے بعد اس نے بتایا کہ اس کا وزن گرنا بند ہو گیا ہے اور بھوک پیاس محسوس ہونے لگی ہے۔ اس مریض کی ہڈیاں اتنی کمزور ہو گئیں تھیں کہ چل نہیں سکتا اور دباؤ بالکل برداشت نہیں کرسکتا تھا۔ بیساکھیاں استعمال کرتا تھا۔ تین ماہ کے اندر اندر بیساکھیاں چھوٹ گئیں اور کمزوری جاتی رہی۔ آٹھ دس بات بالکل ٹھیک رہا۔ اس کے بعد دماغ کا کینسر ہو گیا۔ اس سے بھی خدا کے فضل سے صحت مند ہو گیا اور پندرہ سال زندگی پائی۔ کینسر کی یہ عادت ہے کہ بار بار عود کر آتاہے اس لئے اس کا مستقل علاج جاری رہنا چاہئے۔ فاسفورس کا استعمال بہت احتیاط سے کرنا چاہئے کیونکہ یہ بہت گہرا اثر کرنے والی ہے۔ زیادہ اونچی طاقت میں استعمال کرنے سے گریز کرنا چاہئے۔

ایگزیما سے شفا کی ایک مثال

☆...... ”رسٹاکس کے ایگزیما میں پانی بہت بہتاہے۔ اسے رونے والا (Weeping) ایگزیما کہتے ہیں۔

میرے پاس ایک دفعہ بہت غریب مریضہ آئی جس کے ہاتھوں پر پانی بہنے والا سخت تکلیف دہ ایگزیما تھا۔ وہ روز مرہ کا کھانا پکانے سے بھی معذور تھی۔ خاوند اور بچے بھی اس وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا تھے۔ میں نے ایک ہزار میں رسٹاکس دی تو حالت مزید بگڑ گئی لیکن چند دنوں میں پانی خشک ہونے لگا۔ اگلے ہفتہ دوبارہ رسٹاکس دینے سے رد عمل ہوا لیکن پہلے سے کم۔ تین چار ہفتوں میں اس کے ہاتھ بالکل ٹھیک ہو گئے اور ایگزیما کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔ پس جب یہ دوا کام کرتی ہے تو حیرت انگیز اثر دکھاتی ہے۔ میرے علم کے مطابق اس کا کوئی اور متبادل نہیں ہے۔ جہاں رسٹاکس کی خاص علامتیں نمایاں ہوں وہاں رسٹاکس ہی فائدہ پہنچاتی ہے۔ رسٹاکس کا مرطوب اور سرد موسم سے گہرا تعلق ہے۔ برسات میں جبکہ گرمی بھی ہو اس کی تکلیف بہت بڑھ جاتی ہے“۔

چند متفرق مثالیں

☆...... مجھے بتایا گیا کہ کسی مریض کی انتڑیوں میں سوئی پھنسی ہوئی ہے اور آپریشن خطرناک ہے۔ اسے انہوں نے سلیشیا کی شہرت سن کر سلیشیا دی۔ کچھ عرصہ کے بعد اندرونی اعضاء زخمی کئے بغیر سوئی خود ہی جسم سے باہر نکل گئی۔ میرا بھی بار بار یہی تجربہ ہے۔

ایک دفعہ ربوہ میں ایک بچے کے پاؤں میں شیشے کا ایک ٹکڑا پاؤں کی ہڈی تک پہنچ کر وہیں پھنس گیا۔ پاؤں اتنا سوج گیا کہ ڈاکٹروں نے آپریشن سے انکار کردیا۔ اسے میں نے ایک مہینہ کے لگ بھگ مسلسل سلیشیا کھلائی۔ سلیشیا نے بہت سلیقہ سے اس ٹکڑے کو نکال باہر کیا اور زخم بھی جلد مندمل ہو گیا۔ مجھے یاد ہے کہ اس بچے کی ماں اس واقعہ سے اتنا متاثر ہوئی کہ اس نے ایک خوبصورت ٹرے میں ایک طرف یہ شیشے کا ٹکڑا رکھ کر دوسری طرف مٹھائی سجاکر مجھے اظہار تشکر کے طور پر بھجوائے۔

افریقہ کے بعض ممالک اور پاکستان میں سندھ کے علاقہ میں گندے پانی کی وجہ سے ایک کیڑا جسم میں داخل ہو جاتاہے جو بہت خطرناک ہوتاہے اور اندر ہی اندر فیتے کی طرح لمبا ہوتا چلا جاتاہے اور ایک سوت کی گٹھی کی طرح جسم میں ابھار بنادیتاہے جو بڑھتے بڑھتے ایک فٹ بال کے برابر بھی ہو سکتاہے۔ اسے فیل پا یعنی ہاتھی کا پاؤں بھی کہاجاتا ہے۔ ڈاکٹر نثار مورانی صاحب ہومیو پیتھ جو کبھی سندھ میں معلم وقف جدید ہوا کرتے تھے سلیشیا کے عمومی خواص کے پیش نظر اسے بکثرت فیل پا کے مریضوں پر استعمال کرتے رہے ہیں۔ ان کے بیان کے مطابق سلیشیا 6X میں دی جائے تو وہ اس کیڑے کو اندر ہی اندر پگھلا دیتی ہے۔ اسے چیرا وغیرہ دے کر باہر نکالنے کی ہرگز کوشش نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اگر یہ کیڑا جسم سے باہر نکالنے کی کوشش میں ٹوٹ جائے تو اس کا ہر ٹکڑا بہت تیزی سے بڑھنے لگتاہے اور مہلک ثابت ہوتاہے۔ افریقہ میں اس کیڑے کے بعض ماہر معالجین اس کو کانٹے پر لپیٹتے ہیں۔ یہ سینکڑوں گز لمبا ہوتاہے اور اگر درمیان میں ٹوٹ جائے تو ساری محنت اکارت جاتی ہے لیکن سلیشیا اسے پگھلا کر پانی بنادیتی ہے۔

بعض اوقات مچھلی کا ٹیڑھا کانٹا گلے میں پھنس جاتاہے جو نکلتا نہیں۔ ایک دفعہ مجھے بھی ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑا۔ جب باوجود کوشش کے کانٹا نہ نکل سکا تو میں نے سلیشیا 6X کھالی۔ چند گھنٹوں کے بعد ہلکی سی کھانسی کے ساتھ کانٹا خود بخود نکل گیا۔ بعض بچوں پر بھی یہ تجربہ کرکے دیکھاہے الاماشاءاللہ سلیشیا ہمیشہ اچھا اثر دکھاتی ہے“۔

کوئی خوشبو اک شناسا سی ادھر آنے لگی
پھر کسی یوسف کے آنے کی خبر آنے لگی

جس کی چاہت نے پسِ دیوارِ زنداں کردیا
وہ سحر از روزنِ دیوار و در آنے لگی

جس فقیرانہ صدا پر جبر کے پہرے لگے
پھر وہی آواز گھر میں لوٹ کر آنے لگی

اے مسیحا! جو کبھی تو نے تراشے تھے نقوش
ہُوبہُو تصویر ویسی ہی ابھر آنے لگی

یہ مسیحائی کا ہے اعجاز ایسی قوم جو
مر گئی تھی اس میں اب عمرِ خضر آنے لگی

اے فقیہو انتظارِ ابنِ مریم کب تلک
آسماں سے ساعتِ محشر اتر آنے لگی

ہم نے ساحل پر اتر کر جب جلا دیں کشتیاں
منزلِ فتح و ظفر نزدیک تر آنے لگی

اُن کی خواہش کو بھی ہم نے حکم جانا اس لئے
کاوشِ ادنیٰ بھی آخر باثمر آنے لگی

وہ تمنا، تھی دلِ مہجور کی عرضِ دعا
جو ظفؔر اب آسماں سے لے اثر آنے لگی

(مبارک احمد ظفر)

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

بقیہ:مسیح کی آمد ثانی از صفحہ نمبر ۴

نبی دوبارہ آئے گا اور آسمان سے نازل ہوگا۔ کتب مقدسہ کے مطابق یہود کا یہ مذہب تھا کہ الیاس نبی آسمان پر اٹھایا گیا تھا اور آمد مسیح سے پہلے وہ آسمان سے پھر نازل ہوگا۔ پس انہیں اس بات کا کچھ فکر نہ تھا کہ سچے مسیح کو کیونکر پہچانیں گے۔

ان کے ہاتھ میں اس کے پہچان لینے کا ایک بدیہی نشان تھا اور ان کے نزدیک ممکن نہ تھا کہ وہ اس مبارک موقعہ پر غلطی کھا جائیں۔ ایسے معزز نبی کے آسمان سے نازل ہونے کا خار قعادات واقعہ چپکے چپکے بے خبر نہیں ہوسکتا تھا۔ ایسے عجیب معجزہ کے ذریعہ سے ان کے بڑے منجی کی آمد کا اشتہار ان کے درمیان ہونا ضروری تھا۔ یہ تو پیشگوئی تھی، اب دیکھنا چاہئے کہ وہ پوری کس طرح ہوئی۔ ذکریا کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا اور اس کا نام یوحنا رکھا گیا اور وہ ایک راستباز تھا اور انبیائے بنی اسرائیل کی طرح وعظ کا کام کرنے لگا۔ یسوع نے اس کے ہاتھ پر بیعت کی اور بپتسمہ پایا اور اپنے آپ کو مسیح مشہور کیا۔ قدرتاً یہود کی طرف سے یہ اعتراض ہوا کہ تو مسیح نہیں ہے کیونکہ الیاس نبی کا معجزانہ نزول ابھی تک وقوع میں نہیں آیا۔ اس بات کو سن کر یسوع نے یوحنا کی طرف اشارہ کیا کہ یہی الیاس ہے جس نے آنا تھا۔ پر یہود ایسی بات کب مانتے تھے۔ وہ کہنے لگے اس طرح تو ہر ایک مفتری کہہ سکتا ہے کہ میں مسیح ہوں۔ انہوں نے کہا کہ خداتعالیٰ نے تو ہم کو وعدہ دیا ہے کہ الیاس نبی خود واپس آئے گا اور یوحنا کو تو ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ وقت تو یہی ہے پر انہوں نے کہا کہ ہم یسوع کو کیونکر مسیح مان لیں وہ تو اس طریق کے مطابق نہیں آیا جو کہ ہماری کتابوں میں درج ہے۔ پیشگوئی میں تو صاف یہ درج تھا کہ خود الیاس آوے گا۔ کتاب میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ مثیل الیاس آوے گا۔ اگر ہم یسوع کو مان لیں تو پھر ہم کلام الٰہی میں تبدیلی کر ڈالیں اور بجائے الیاس کے مثیل الیاس کا لفظ اس میں ڈال دیں یہاں تو آمدِ مسیح کی پہلی نشانی ہی پوری نہیں ہوتی تو ہم آگے کیا چلیں۔

علاوہ ازیں یسوع کو مسیح تسلیم کرنے میں یہود کو اور مشکلات بھی تھیں۔ اسرائیلیوں کی نجات کسی معجزانہ رنگ میں ہونے والی تھی تاکہ وہ اپنے منجی کو فوراً پہچان سکیں۔ وہ الٰہی طاقت کے عجیب در عجیب ظہور دیکھ چکے تھے۔ وہ خدا کی آواز، ہوا اور آندھی کے درمیان سن چکے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ خدا نے کوہ سینا پر بادل کی گرج اور قدرت کے نظاروں کے درمیان موسیٰ پر اپنے آپ کو ظاہر کیا تھا اور ان کو وعدہ دیا جا چکا تھا کہ ایسے ہی عجیب نشانات تم آمدِ مسیح پر بھی دیکھو گے۔ چونکہ مسیح ایک اتنا بڑا منجی تھا اس کی آمد بھی کیسے عجیب وانکشاف سے مشتہر ہونی چاہئے تھی۔ لیکن یہ امیدیں بالآخر کس طرح سے پوری ہوئیں۔ یہود کو کوئی عجیب بات نظر نہ آئی یہاں تک کہ انہوں نے خود یسوع کے منہ سے یہ کلمات سنے کہ میں مسیح ہوں۔ حضرت موسیٰ سے دیگر بڑے انبیاء سے جو خوارق وہ دیکھ چکے تھے ان کا اثر ان کے دل پر ایسا تھا کہ وہ ایسا خیال بھی دل میں نہ لا سکے کہ مسیح جیسا الوالعزم نبی بغیر ان خوارق اور نشانات کے ظاہر ہو جائے جن کا وعدہ ان کو پہلے سے دیا گیا تھا۔

صرف یہی نہیں بلکہ ان کو یہ بھی وعدہ دیا گیا تھا کہ یسوع کسی بڑے شاہی خاندان میں سے پیدا ہوگا اور داؤد کی نسل سے ہوگا اور داؤد کی سلطنت کو پھر قائم کرے گا۔ اس کا یہ کام تھا کہ اسرائیلیوں کو اجنبیوں کے جوئے سے چھوڑائے اور ان کو غاصبوں کی اطاعت سے چھوڑا کر آزاد کردے۔ لیکن یسوع کی پیدائش کے قصے جن لوگوں کو یاد تھے وہ اس کے حلال زادہ ہونے کے متعلق بہت سے شبہات دل میں رکھتے تھے۔ زیادہ سے زیادہ وہ یہ نیک ظنی کر سکتے تھے کہ یوسف نجار کا بیٹا ہے اور اس طرح اس کا شاہی خاندان سے ہونا بالکل بعید از قیاس تھا۔ اس کے دعویٔ مسیحیت کے بعد تھوڑے ہی دنوں میں ان کو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اس شخص کے لئے بادشاہی کے تخت پر بیٹھنے یا ہمیں رومیوں کے جوئے سے چھوڑانے کی امید کرنا بے فائدہ ہے۔

پس یسوع کے متعلق ان کی تمام امیدیں ناکامیابی سے مبدل ہو گئیں کیونکہ مسیح کی آمد کے طریق اور مقصد کے مطابق کوئی پیشگوئی اس کے وجود میں پوری ہوتی ہوئی نظر نہیں آتی تھی۔ ان کے حساب کے مطابق وقت تو پورا ہو چکا تھا لیکن وہ ایسے شخص پر کیونکر ایمان لاتے جس کی ذات میں کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوتی تھی۔ وہ مسیح کے استقبال کے لئے تیار تھے لیکن ان وعدوں کے پورا ہونے کے بغیر وہ کسی کو کیوں کر مان لیتے جن کا پیشگوئیوں میں ذکر کیا گیا تھا۔

پھر اکثر پیشگوئیوں میں بالاتفاق یہ بیان کیا گیا تھا کہ آمدِ مسیح کا وقت ایک عالمگیر امن، اتفاق اور برادری کا زمانہ ہوگا اور اس وقت یروشلم اس دنیا کا مرکز ہوگا۔ کیا یسوع اس نشان کے مطابق مسیح تسلیم ہو سکتا تھا۔ کوئی پیشگوئی بھی پوری نہ ہوئی۔ یہ ناممکن تھا کہ بے شمار نشانات جو بیان کئے گئے تھے ان میں سے ایک بھی ظاہر نہ ہوا ہو اور مسیح آجائے۔

کتب مقدسہ کے الفاظ جو انبیاء پر نازل ہوئے تھے ان کی نظروں کے سامنے تھے۔ ایسے مسیح کو کیونکر مان سکتے تھے جس کا ماننا خود ان کی کتابوں کو جھٹلاتا تھا۔ وہ اپنی بدقسمتیوں کے درمیان اس زمانۂ مسیحیت کے لئے آہیں بھرتے جس کی تصویریں ان کے سامنے ایسی خوبصورت کھینچی گئی تھیں۔ وہ اس مسیح کے انتظار میں تھے جس نے داؤد کے تخت پر بیٹھ کر ان کو اجنبیوں کے جوئے سے چھوڑانا تھا۔ وہ اس دن کے انتظار میں تھے جس دن ان کا یروشلم تمام دنیا کا مرکز بننے والا تھا اور وہ اس گھڑی کے لئے دعائیں مانگتے تھے جب کہ اسرائیلی بجائے پاؤں کے نیچے کچلا جانے کے دنیا کی تمام قوموں پر حکمران ہونے والے تھے۔ لیکن یسوع ناصری اور اس کے ظہور میں ان کو کوئی نشان پورا ہوتا ہوا نظر نہ آتا تھا۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی صاف پیشگوئیوں کے ہوتے ہوئے جن کا پورا ہونا یسوح کے وجود میں نہیں ہوا تھا آیا یہود یسوع کے انکار میں حق پر تھے یا نہیں!؟۔

عیسائی اور مسلمان تو کبھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ حق پر تھے۔ اچھا پھر پیشگوئیوں کو کیا کیا جائے۔ وہ ان کتابوں میں اب بھی موجود ہیں جن کو یہود اور عیسائی کلام الٰہی مانتے ہیں۔ ان کے الفاظ صاف ہیں۔ اگر یہود ان کا پورا ہونا طلب نہ کرتے تو وہ کلام الٰہی کے انکار کے مجرم ہوتے اور پھر سچے اور جھوٹے مدعیان کے درمیان تمیز کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی معیار نہ ہوتا۔ کئی ایک جھوٹے مسیح ان کے درمیان ہو چکے تھے اور ایسے جھوٹے مدعیوں نے بے اعتبار کر دیا ہوا تھا۔ ان وجوہات سے یہ ظاہر ہے کہ یہودیوں کا یہ فرض تھا کہ ایسے مدعیوں کو تسلیم کرنے سے پہلے نبوت کی باتوں کو پورا ہونا طلب کرتے۔ پھر کیا یہود یسوع کا انکار کرنے میں حق پر تھے۔ ان کا حق پر نہ ہونے کی دلیل پیش کی جا سکتی ہے۔ پھر بھی عیسائی اور مسلمان ان کو یسوع کے انکار میں کافر قرار دیتے ہیں۔ بلکہ خود یسوع نے ان کو اپنے انکار کے سبب خدا کا مجرم قرار دیا۔ ان کا کیا قصور تھا۔ اگر صرف پیشگوئیوں کی تفہیم اور تعبیر کے متعلق ایک رائے کا اختلاف تھا اور پیشگوئیوں کے معنے دو طرح ہو سکتے تھے تو یہود باوجود غلطی پر ہونے کے اس قابل نہ تھے کہ ایسی سختی سے ان کو مجرم قرار دیا جا سکتا۔ جب تک انہوں نے کھلے طور پر غلط طریق کو اختیار نہ کیا ہو اور بغیر دلائل کے اپنی غلطی پر اصرار نہ کیا ہو تب تک وہ خدا کی نظروں میں چنداں قصوروار قرار نہیں دئے جا سکتے۔

آمد ثانی
جسمانی یا روحانی

یسوع کے مقابلہ میں ان کا بڑا اعتراض یہی تھا کہ الیاس نمودار نہیں ہوا۔ اگر شریعت کے مطابق اس کا اپنا ظہور جائز تھا تو ان کا اعتراض بھی درست تھا کیونکہ اس شریعت میں صاف الفاظ میں اس کی واپسی کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ لیکن اگر اس کا اپنا ظہور جائز نہ تھا تو یہود کا اصرار بے شک قابل سزا کے تھا۔ پس جو لوگ یہود کو یسوع کے انکار کے سبب کافر قرار دیتے ہیں وہ خود عیسائی ہوں یا مسلمان ہوں ان کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ الیاس کی جسمانی آمد شریعت کے مطابق ایک غلط خیال تھا اگرچہ کلام الٰہی میں اس کے متعلق الفاظ پائے جاتے ہوں۔ اور اگر الیاس کے متعلق یہ امر تسلیم کیا جاوے تو یہ قانون عام ہوگا کہ کوئی گیا ہوا دوبارہ اسی جسم میں واپس نہیں آیا کرتا لیکن کیا یہود کے پاس اس امر کے واسطے کوئی دلیل تھی کہ ایسی آمد واقع نہیں ہو سکتی۔ اس امر کا کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ اس وقت یہودی بڑے شوق سے مسیح کی آمد کے منتظر ہو رہے تھے۔ ان کے حساب کے مطابق وہ وقت آگیا تھا کہ ان کی نجات ہو چونکہ پیشگوئی کے مطابق وقت آ پہنچا تھا اس واسطے ان کا یہ فرض تھا کہ پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے لفظی معنوں کی سختی سے پیروی نہ کرتے۔ لیکن وہ مادی لوگ یسوع کے روحانی استدلال کو نہ مان سکے۔ وہ دنیا پر اپنا سر جھکائے ہوئے تھے اور اس واسطے وہ یہ چاہتے تھے کہ پیشگوئی ظاہر اور مادی الفاظ میں پوری ہو۔ الیاس نبی کی آمد یوں آسانی سے سمجھ میں آسکتی تھی کہ ایک شخص الیاس کی روح اور طاقت میں آگیا۔ کیونکہ وہ خوب جانتے تھے کہ یہ امر مقدس شریعت کے بالکل مخالف ہے کہ کوئی نبی آسمان سے نازل ہو اور نہ یہودیوں کی تاریخ میں اس امر کی کوئی نظیر موجود تھی۔ ہر ایک نبی دنیوی ماں باپ سے پیدا ہوتا رہا۔ موسیٰ سا شارع بھی اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہ تھا۔ اس قسم کی باتوں پر غور کرنے سے وہ بآسانی سمجھ سکتے تھے کہ آمد الیاس سے مراد صرف ایک ایسے آدمی کی آمد ہے جو الیاس کی روح اور طاقت رکھتا ہو اور اس لئے یسوع اپنی آمد کے لئے ایسی تاویلات کے کرنے میں کہ یوحنا الیاس ہے راستی پر تھا۔

مگر اس بات کو سمجھنا چاہئے کہ یسوع کے انکار کے سبب یہود کو کافر قرار دینے کے وقت اس بات کو تسلیم کر لینا ضروری ہے کہ جو اس دنیا سے گزر چکا ہو کبھی واپس نہیں آسکتا۔ اور ایسوں کی واپسی کا وعدہ صرف روحانی معنے اپنے اندر رکھتا ہے۔ اگر کسی کی آمد ثانی اسی وجود کے ساتھ جائز اور صحیح ہے تو یہود کا انکار مسیح بھی جائز اور صحیح تھا۔ لیکن یہود بے قصور ہیں اور نہ ایسی آمد جائز ہے۔ جو کوئی پچھلی بات کا قائل نہیں اسے پہلی بات کا بھی انکار کرنا پڑے گا۔ اگر جسمانی آمد ثانی جائز تھی تو پھر یہود کیوں بغیر قصور کے برے بنائے جاتے ہیں۔ انہوں نے کلام الٰہی میں اس بات کو پڑھا تھا کہ الیاس نبی دوبارہ آئیگا۔ ان کو یہ نہ کہا گیا تھا کہ مثیل الیاس آنے والا ہے نہ یسوع نے ان کو کبھی یہ کہا تھا کہ الیاس کی آمد ثانی کے اعتقاد میں تم غلطی کھا رہے ہو۔ یسوع نے اس امر سے انکار نہیں کیا کہ الیاس کی پیشگوئی کی گی تھی لیکن اس نے انہیں یہ کہا کہ الیاس کی آمد یوحنا میں پوری ہو گئی ہے جو کہ الیاس کی روح اور طاقت میں آیا ہے۔

پس آمد ثانی سے مراد اس کے روحانی طاقت کی دوبارہ آمد تھی نہ کہ اس کی جسمانی آمد یا جسم کے کسی حصہ کی آمد۔ روح ہی ہے جو باقی رہتا ہے نہ کہ جسم اور اس واسطے روح ہی واپس آسکتا ہے۔ روح سے مراد اس جگہ جان نہیں ہے اور نہ ہم مسئلہ تناسخ کی تائید کرتے ہیں بلکہ ہم اس کو ٹھیک ان معنوں میں لیتے ہیں جن میں یسوع نے اس کو لیا۔

(بشکریہ :ریویو آف ریلیجنز جلد۲ نمبر ۱۰ ماہ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICAL NEEDS
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

ایک عظیم الشان اور مبارک رؤیا

(سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۹؍نومبر ۱۹۹۹ء کی مجلس عرفان (منعقدہ مسجد فضل لندن) میں مختلف انبیاء علیہم السلام سے ملاقات کے بارہ میں اپنی ایک پرانی رؤیا کا ذکر فرمایا تھا۔ بہت سے اہم پہلوؤں پر مشتمل یہ عظیم الشان رؤیا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ الودود نے منصب خلافت پر متمکن ہونے سے بہت عرصہ پہلے دیکھی تھی۔ مکرم ہادی علی صاحب کو ۱۹۹۲ء میں یہ رؤیا حضور ایدہ اللہ نے املاء کروائی تھی۔ اب جو حضور ایدہ اللہ نے مجلس عرفان میں اس رؤیا کا ذکر فرمایا تو انہوں نے یہ رؤیا اور اس سے مستنبط بعض امور لکھ کر حضور انور کی خدمت میں پیش کئے جنہیں حضور نے پسند فرمایا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی یہ رؤیا اور اس پر مکرم ہادی علی صاحب کا نوٹ ہدیہ قارئین ہے:)

☆......☆......☆

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

"میں نے دیکھا کہ میں مسجد مبارک ربوہ میں جاتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ وہاں ایک بہت بڑی تقریب ہو رہی ہے جس میں تمام انبیاء علیہم السلام شامل ہیں۔ مجھے طبعی طور پر آنحضرت ﷺ کی تلاش ہوتی ہے کہ ایسی عظیم الشان تقریب جس میں تمام انبیاء جمع ہیں تو اس میں آنحضرت ﷺ بھی ضرور ہونگے۔ چنانچہ میرے دل میں طبعی خواہش ہے کہ میں آپؐ کو دیکھوں مگر مجھے بتایا جاتا ہے کہ اس دور میں آنحضرت ﷺ کی نمائندگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کر رہے ہیں اس لئے آنحضرت ﷺ تشریف نہیں لائے۔ وہاں میں حیران ہوں کہ جماعت میں سے مجھے کیوں نمائندگی ملی ہے اور میرے علاوہ اور کسی کو نہیں ملی۔ پس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تلاش کرنے لگتا ہوں اور ان انبیاء سے بھی ملتا ہوں۔

یہ ایک بے حد خوشی کا ماحول ہے اور اس مجلس میں ایک عجیب شان دلربائی ہے کہ جو دنیا میں کہیں اور دکھائی نہیں دیتی۔ سارے انبیاء ایک دوسرے سے مل رہے ہیں جیسے خوشی کی تقریب میں ایک دوسرے سے ملا جاتا ہے۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تلاش کرتا ہوں اور کوئی سوال کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھے مسجد مبارک کے مشرقی برآمدہ کے بیرونی در کے قریب مل جاتے ہیں اور یہ محسوس کر کے کہ میں سوال کرنا چاہتا ہوں، آپ مشرقی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے ہیں جس طرح نماز کے بعد امام مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتا ہے، اور ہم حلقہ کی صورت میں سب حاضرین بیٹھ جاتے ہیں۔ مسجد میں چونکہ انبیاء علیہم السلام ہی پھر رہے تھے اس لئے جو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اردگرد بیٹھے ہیں وہ غالباً ان انبیاء علیہم السلام میں سے ہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہاں تشریف فرما ہیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ آپ سے خاص طور پر ایک سوال کرنے کے لئے آپ کو تلاش کر رہا تھا اور وہ سوال یہ ہے کہ قادیان واپسی کب ہو گی؟

تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑے لطف کے ساتھ جبکہ آپ کے چہرے پر خاص التفات کے آثار ہیں، فرماتے ہیں کہ یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے اسی کی تیاری کے لئے تو ہے اور یہ سب انبیاءؑ اسی لئے تو جمع ہیں"۔

اور اسی پر یہ رؤیا ختم ہو گئی۔

☆......☆......☆

اس رؤیا میں:

۱......۔ اس وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو جماعت کی نمائندگی کا ملنا، جماعت کی امامت یعنی مسند خلافت آپ کے سپرد ہونے کی طرف واضح اشارہ تھا۔

۲......۔ اس مجلس میں مختلف انبیاء علیہم السلام کا جمع ہونا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلو میں آنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ (اور جب رسول اپنے وقت مقررہ پر لائے جائیں گے) اور جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَاء (خدا تعالیٰ کا پہلوان سب انبیاء کے لباس میں) کا مصداق ہونے کی طرف اشارہ تھا۔

۳......۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشرقی جانب رخ کرنا پیشگوئیوں کے مطابق مسیحؑ کے 'شرقی جانب' سے نزول کی نشاندہی کے طور پر تھا۔

۴......۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا امام کے طور پر اس طرح بیٹھنا کہ سب انبیاء علیہم السلام آپ کے اردگرد مقتدیوں کی طرح بیٹھے ہوئے تھے، اس اظہار کے لئے تھا کہ سب انبیاءؑ کی امتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں داخل ہونگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا "ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی"۔

(تجلیات الٰہیہ)

۵......۔ اس رؤیا میں دورِ خلافت رابعہ میں جہاں مختلف انبیاء علیہم السلام کی قوموں میں سے لوگوں کے احمدیت کی طرف رجوع کی پیشگوئی کا علم ہوتا ہے وہاں ساتھ ہی یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مختلف قومیں قادیان میں "واپسی" کے واقعہ میں بھی شامل ہونگی۔

۶......۔ الغرض اس رؤیا میں یہ پیشگوئی بالکل واضح تھی کہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور خلافت میں ہی قادیان میں خلیفۃ المسیح کا ورود ممکن ہو گا اور امن و سلامتی اور خیر و عافیت کے ماحول میں ہو گا۔

سو الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ۱۹۹۱ء میں قادیان میں صد سالہ جلسہ میں شمولیت کی صورت میں یہ رؤیا بڑی عظمت اور شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ جبکہ آپ کے ساتھ عرب و عجم کی بیسیوں اقوام سے تعلق رکھنے والے ہزارہا افراد بھی اس تاریخی جلسہ میں شامل ہوئے۔

Turin Shroud

اصلی ھے یا نقلی

رشید احمد چوہدری

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بدن کے گرد لپیٹے گئے کپڑے جسے Shroud کہتے ہیں کے متعلق دوبارہ بحث شروع ہو گئی ہے کہ آیا وہ کپڑا وہی ہے جسے حضرت عیسیٰؑ کے بدن کے گرد لپیٹا گیا تھا یا محض دھوکہ ہے۔

۱۹۸۸ء میں اس کپڑے پر کاربن ڈیٹنگ ٹسٹ کئے گئے تھے اور نتیجہ یہ نکالا گیا تھا کہ یہ کپڑا جعلی ہے اور ۱۲۶۰ء تا ۱۳۹۰ء میں تیار کیا گیا تھا۔ تاہم Mechthild Flury Lemberg جو کپڑے کی صنعت کی تاریخ میں ایک مستند حیثیت رکھتی ہیں انہوں نے کہا ہے کہ اس نے Shroud اور دو ہزار سال پہلے کے مڈل ایسٹ میں تیار کردہ ایک کپڑے کا معائنہ کیا ہے اور دونوں میں بہت سی چیزیں مشترک پائیں۔

کیتھولک چرچ کی ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے Lemberg نے کہا کہ مساڈا کے کھنڈرات سے ایک کپڑا برآمد ہوا ہے جس کے سنجاف کی سیون Shroud کی سنجاف کی سیون سے حد درجہ مشابہت رکھتی ہے اور یہ کپڑا 90-BC اور 73-AD کے درمیان بنایا گیا تھا۔ مساڈا پہاڑ بحر مردار کے کنارے اردن کی طرف واقع ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ دونوں میں سیون اس طرح ڈالی گئی ہے کہ وہ صرف کپڑے کو الٹانے سے نظر آتی ہے۔ اس بنا پر وہ کہتی ہیں کہ Shroud جعلی نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا معلوم ہوتا ہے اور اس پر ایک لمبے بالوں والے اور داڑھی والے مرد کے نقوش ثبت ہیں۔ اس دریافت سے Vatican پر دباؤ بڑھ گیا ہے کہ وہ Shroud پر نئے سرے سے ٹسٹ کرائے۔

اس دباؤ کے بڑھنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ گزشتہ سال اسرائیلی سائنسدانوں نے دعویٰ کیا تھا کہ Shroud پر جو Polen زیادہ تعداد میں پایا گیا ہے وہ اس پودے سے آیا ہے جس کی ٹہنیوں کی مدد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے کانٹوں کا تاج تیار کیا گیا تھا۔

بائبل اس پودے کو Tumble Weed بیان کرتی ہے اور یہ پودا صرف مڈل ایسٹ میں ہی پایا جاتا ہے۔

Ian Wilson جو عیسائیت پر کئی کتابوں کا مصنف ہے اور چرچ کی طرف سے ایکسپرٹ گنا جاتا ہے وہ کہتا ہے کہ کاربن ڈیٹنگ ٹسٹ کے بارہ میں شروع سے ہی سائنسدانوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

مگر مساڈا میں کپڑے کی دریافت اور پولن کی دریافت نے نئے ٹسٹوں کی ضرورت کو پہلے سے بھی زیادہ اہم کر دیا ہے۔ مگر یہ فیصلہ کرنا کہ ایسے ٹسٹ ہونے چاہئیں یا نہیں ویٹیکن پر منحصر ہے۔

Shroud کی سب سے پہلی نمائش ۱۳۸۹ء میں کی گئی اور اب حضرت عیسیٰؑ کے ۲۰۰۰ سالہ یوم پیدائش کے موقع پر اگست تا اکتوبر پھر نمائش کی جائے گی جس میں تین ملین سے زیادہ لوگوں کی آمد متوقع ہے۔

(ماخوذ از سنڈے ٹائمز ۱۲؍مارچ ۲۰۰۰ء)

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینیجر)

THOMPSON & CO SOLICITORS
We are pleased to announce that we have moved to our new premises
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Contact
Anas Khan-Solicitor
Tel: 020 8333 0921+ 020 8488 2156 + 020 8767 5005 - Fax: 020 8871 9398

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 0181-553-3611

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حاتم طائی

زمانہ جاہلیت کے عربوں میں جو لوگ جود و سخا میں مشہور ہوئے اور ان کی سخاوت ضرب المثل بن گئی، اُن میں سے ایک حاتم طائی ہے۔ جس کا اصل نام حاتم بن عبداللہ بن سعد اور اس کی کنیت ابوعدی اور ابوسفانہ تھی۔ اس کے بیٹے حضرت عدیؓ نے اسلام کا زمانہ پایا اور وہ مسلمان ہوئے۔ ایک روز انہوں نے آنحضورﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرا باپ صلہ رحمی کیا کرتا تھا اور فلاں فلاں کام کیا کرتا تھا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ تیرے باپ نے ایک بات چاہی اور اسے حاصل کرلیا۔ (یعنی شہرت)۔

ایک بار حاتم طائی کی بیٹی جب گرفتار کرکے آنحضورﷺ کی خدمت میں لائی گئی تو اُس نے اپنا تعارف کراتے ہوئے اپنے بات کی سخاوت اور مصیبت زدگان کی مدد کا ذکر کرکے رہائی کی درخواست کی۔ آنحضورﷺ نے حاتم طائی کے کاموں کے بارہ میں سُن کر فرمایا: "یہ تو مومن کی صفات ہیں، اگر تمہارا باپ عہد اسلامی میں ہوتا تو ہم اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے"۔ اور پھر اُس کی رہائی کا حکم دیا۔

حاتم کا قول و فعل ایک تھا۔ وہ ہمیشہ ظفریاب رہا۔ جب لڑا تو غالب آیا، مسابقت کی تو آگے نکل گیا، کسی کو گرفتار کیا تو رہا کردیا۔ اس کی قیامگاہ معروف ہوتی۔ اُس نے قسم کھائی تھی کہ کسی ماں کے اکلوتے بیٹے کو قتل نہ کرے گا۔

حاتم کا ایک واقعہ مشہور ہے کہ جب اُسے کسی قیدی نے مدد کے لئے پکارا تو اُس نے قیدی کی رہائی کے بدلہ اُس وقت تک خود قید ہونا منظور کرلیا جب تک وہ اپنا فدیہ نہ چکادے۔

حاتم کی بیوی ماویہ کا بیان ہے کہ ایک بار اتنا سخت قحط پڑا کہ ۴۷ راونٹ ہلاک ہوگئے۔ ایک رات سخت بھوک کی حالت میں ہم نے بچوں کو بہلا پھسلا کر سلا دیا۔ پھر حاتم باتیں کرکرکے میرا جی بہلانے لگا تاکہ مَیں بھی سو جاؤں۔ مَیں نے بات کرنی بند کردی تاکہ وہ سمجھے کہ مَیں سوگئی ہوں تو وہ بھی سو جائے۔ چنانچہ وہ چُپ ہوگیا۔ اتنے میں ایک عورت آئی جو کہہ رہی تھی کہ "اے ابوسفانہ! مَیں تمہارے پاس بھوکے بچوں کے پاس سے آئی ہوں"۔ حاتم نے کہا، اپنے بچوں کو لے آ، اللہ کی قسم! مَیں ضرور اُن کے پیٹ بھروں گا۔ اس پر مَیں جلدی سے اٹھی اور بولی "حاتم! تُو کس چیز کے ساتھ ان کا پیٹ بھرے گا؟ تمہارے اپنے بچے تو صرف دلاسے کے سہارے سوگئے ہیں"۔ حاتم نے اٹھ کر اپنے گھوڑے کو ذبح کیا، آگ جلائی اور عورت کو کہا کہ بھونتی جاؤ اور کھاتی جاؤ۔ پھر مجھے کہا کہ تم بھی اپنے بچوں کو جگادو۔ پھر کہنے لگا کہ یہ تو کمینہ پن ہے کہ تم تو گوشت کھاؤ اور ڈیرے والے، جن کا حال تم جیسا ہے، نہ کھائیں۔ چنانچہ وہ ایک ایک گھر میں گیا اور انہیں اکٹھا کرکے لے آیا۔ اور پھر خود ایک کمبل لپیٹ کر ایک طرف بیٹھا رہا یہاں تک کہ گوشت بالکل ختم ہوگیا۔

حاتم کے کلام کا صرف ایک حصہ اُس کے دیوان میں شامل ہے اور اس کے اشعار کو بلاغت میں بلند مقام حاصل ہے۔ ایک جگہ وہ اپنی بیوی کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے: "جب تُو کھانا تیار کرے تو اس کے لئے کھانے والا ساتھی بھی تلاش کر کیونکہ مَیں اکیلے نہیں کھا سکتا"۔ پھر کہا: "جب تُو ہنڈیا پکائے تو اسے چھپا کر نہ رکھ۔ اگر تُو ایسا کرے گی تو جو کچھ پکایا ہوگا، وہ مجھ پر حرام ہوگا"۔

اُس کا کہنا ہے:-

☆ جب تک کوئی مہمان میرے ہاں مقیم رہے، مَیں اسکا غلام بنا رہتا ہوں، اس ایک خصلت کے سوا مجھ میں غلاموں کی سی کوئی خصلت نہیں پائی جاتی۔

☆ انسان کے (اعلیٰ) اخلاق کا ذکر برابر ہوتا رہتا ہے حالانکہ اس کی ہڈیاں قبر میں غائب اور بوسیدہ ہوچکی ہوتی ہیں۔

☆ مجھے اس بات کے خیال سے بھی حیا آتی ہے کہ کہیں میرا ساتھی کھانے کی جانب سے میرے ہاتھ کی جگہ کو خالی نہ دیکھ لے۔

☆ تُو اپنے شکم اور جنس کو اُنکی خواہش پر چھوڑ دیگا تو یہ دونوں انتہائی مذمّت حاصل کریں گے۔

☆ مَیں بھوک کی وجہ سے پتلی کمر اور پتلے پیٹ والا بن کر رات گزار دیتا ہوں اور مذمّت کے ڈر سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاتا۔

☆ ہم نے محتاجی میں بھی کچھ عرصہ زندگی گزاری ہے اور مالداری میں بھی، مگر ہم نے مالداری کی وجہ سے گھمنڈ کا اظہار نہیں کیا اور نہ محتاجی نے ہمارے حسب و نسب کو عیب لگایا۔

حاتم طائی کے بارہ میں یہ مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۵ر جون ۹۹ء میں شائع ہوا ہے۔

.... ❀ .... ❀ .... ❀ ....

ماہنامہ "انصاراللہ" جون ۱۹۹۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی یاد میں مکرم چودھری شبیر احمد صاحب کی نظم سے تین اشعار ملاحظہ فرمائیں:

اِک موج تبسم کا مسکن رخِ انور تھا
جس نے بھی اُسے دیکھا وہ بن گیا شیدائی
اِک پیکرِ الفت تھا شفقت کا سمندر تھا
ناقابلِ پیائش تھی وسعت و گہرائی
احباب کے جھرمٹ میں اِک ابنِ مسیحا تھا
حاصل تھا مریضوں کو اِک دستِ مسیحائی

.... ❀ .... ❀ .... ❀ ....

محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۹ر جون ۹۹ء میں مکرم عبدالعزیز عابد صاحب اپنی والدہ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ بنت حضرت میاں جان محمد صاحبؓ کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مرحومہ گھر کے ہر فرد کی تربیت کے لئے کوشاں رہتیں۔ خصوصاً نماز میں سستی برداشت نہیں کرتی تھیں اور ضرورت ہوتی تو سزا بھی دیتیں۔ ہمارے والد صاحب شروع میں نماز کی ادائیگی میں سستی کر جاتے تھے۔ ایک دفعہ وہ عشاء کی نماز پڑھے بغیر سوگئے تو میری والدہ نے انہیں جگایا۔ انہوں نے غصہ سے کہا کہ میں خود ہی نماز پڑھ لوں گا، آپ توجہ نہ دلائیں۔...... یہ سن کر محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ کو اتنا صدمہ ہوا کہ انہوں نے خاص طور پر دعا شروع کردی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ والد صاحب کو ایسی تنبیہہ فرمائی کہ وہ نمازوں میں باقاعدہ ہوگئے اور پھر ایک اَور خواب کے نتیجہ میں قرآن کریم بھی باقاعدگی سے پڑھنا شروع کردیا۔

آپ کے دل میں بہت عرصہ سے خواہش تھی کہ آپ کے گھر میں بھی کوئی مربی بنے۔ اللہ کے فضل سے آپ کے دو بیٹے مربی سلسلہ ہیں اور میدان عمل میں کام کررہے ہیں۔

.... ❀ .... ❀ .... ❀ ....

مکرم میاں محمد اکبر اقبال صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۳ر جون ۹۹ء میں مکرم محمد ارشاد اقبال صاحب اپنے والد محترم میاں محمد اکبر اقبال صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ مکرم میاں کمال الدین صاحب کے فرزند تھے جن کا تعلق لاہور سے تھا۔ چنانچہ آپ نے میٹرک تک تعلیم لاہور سے حاصل کی۔ چونکہ علم حاصل کرنے کا شوق تھا اس لئے اپنی کوشش سے انجینئرنگ سے متعلقہ کتب منگوا کر ان کا مطالعہ کیا اور لاہور میں ہی ملازمت کرتے رہے۔ ۴۵ء میں آپ نے وصیت کرلی اور اپنی زندگی بھی وقف کردی۔ جب آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی درخواست کی تو حضورؓ نے دریافت فرمایا کہ آپ کونسا کام جانتے ہیں؟ آپ نے کہا کہ ٹیکنیکل کام۔ فرمایا کہ واقفین میں ہمیں ہر قسم کے دوستوں کی ضرورت ہے۔ چنانچہ آپ کو قادیان میں چھ ماہ کی ٹریننگ دلوا کر ۱۹۴۶ء میں کنری (سندھ) بھجوادیا گیا جہاں آپ سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری میں کام کرنے لگے۔ جلد ہی آپ نے وہاں اثر و رسوخ حاصل کرلیا۔ تین مرتبہ قائد خدام الاحمدیہ منتخب ہوئے۔ کنری میں جماعت کے سکولوں کے قیام میں بھرپور حصہ لیا اور کافی عرصہ تک بطور مینیجر اُن سکولوں کے انچارج رہے۔ ایک لمبا عرصہ بطور امیر جماعت کنری اور بطور قاضی بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کنری کی شہری کمیٹی کے رُکن بھی رہے اور کراچی کاٹن کمیٹی کے رُکن بھی مقرر ہوئے۔

آپ نماز باجماعت کی بہت پابندی کرتے۔ سندھ میں جبکہ مسجد قریب تھی اپنے بیٹوں کو ہمراہ لے کر مسجد جاتے اور کراچی میں مسجد دور ہونے کی وجہ سے گھر پر نماز باجماعت کا اہتمام کرتے۔ آپکے ایک بیٹے مرزا ناصر محمود صاحب کو وقف کرکے بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

۱۹۹۳ء میں آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد پر یوگنڈا بھجوایا گیا جہاں آپ نے پانچ سال خدمت کی توفیق پائی اور پھر راہ مولا میں قربان ہوگئے۔ حضور انور نے آپ کی وفات پر فرمایا: "وہ بڑے ہی مخلص اور خاموش خدمت کرنے والے باوفا انسان تھے"۔

.... ❀ .... ❀ .... ❀ ....

اعزازات

☆ مکرم رافع احمد بھٹی صاحب نے غلام اسحاق خان انسٹیٹیوٹ پاکستان میں الیکٹرانک انجینئرنگ میں گولڈ میڈل حاصل کیا ہے۔

☆ مکرم ممتاز احمد گھمن صاحب نے غلام اسحاق خان انسٹیٹیوٹ پاکستان میں B.Sc (کمپیوٹر سائنس) میں گولڈ میڈل حاصل کیا ہے۔

☆ مکرمہ ثمینہ مجید صاحبہ M.Sc (لائبریری سائنس) میں پنجاب یونیورسٹی میں اوّل آئی ہیں۔

☆ مکرمہ فوزیہ منان صاحبہ کو پاکستان میں یونیورسٹی لیول پر "سٹار گرل ۹۷ء" کا ایوارڈ ملا ہے۔

.... ❀ .... ❀ .... ❀ ....

ماہنامہ "مصباح" جون ۹۹ء میں مکرمہ عطیۃ القیوم صاحبہ نے بعض ایسی عام غلطیوں کی نشاندہی کی ہے جن سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے:

☆ اپنے آپ کو سب سے زیادہ عقلمند تصور کرنا۔

☆ اپنا راز کسی دوسرے کو بتاکر اس سے پوشیدہ رکھنے کی درخواست کرنا۔

☆ کسی کی ظاہری خوبصورتی دیکھ کر اُس کے بارہ میں رائے قائم کرلینا۔

☆ اپنے ماں باپ کی خدمت نہ کرنا اور اولاد سے اس کی توقع رکھنا۔

☆ لوگوں کی تکالیف دور کرنے کی کوشش نہ کرنا اور پھر اُن سے ہمدردی کی امید رکھنا۔

☆ آزمائے ہوئے کو دوبارہ آزمانا۔

.... ❀ .... ❀ .... ❀ ....

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۳ر جون میں شائع ہونے والی مکرم ایچ۔ آر۔ ساحر صاحب کی ایک نظم کے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

صبحِ صادق ہے نمو رنگ، ذرا صبر کرو
تیرۂ شب ہے فقط زنگ، صبر کرو
وقت ہر حال میں ہر رنگ میں ڈھل جاتا ہے
گردشِ وقت کے ہیں ڈھنگ، ذرا صبر کرو

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

03/04/2000 – 09/04/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time.
For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 3rd April 2000

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Class No.60, Part 2 ®
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.286 ®
02.35 Speech: By Syed Shamshad Naser Sb
To mark Seerat un Nabi (saw) Day
Produced by MTA USA
03.10 Urdu Class: Lesson No.240 ®
04.20 Learning Chinese: Lesson No.160 ®
04.55 Mulaqat With Young Lajna ®
Rec:26.03.00
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: Kudak No.11
Produced by MTA Pakistan
07.10 Dars ul Quran(1996):No.1 ®
08.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.286 ®
09.40 Urdu Class: Lesson No.240 ®
10.55 Indonesian Service: Friday Sermon
With Indonesian Service
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Norwegian: Lesson No.58
13.10 Rencontre Avec Les Francophones(New)
Rec:27.03.00
14.10 Bengali Service
15.10 Homeopathy Class: Lesson No.108
16.25 Childrens Class: Lesson No.61, Part 1
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.55 German Service: Various Programmes
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No.241
19.25 Liqaa Ma'al Arab: Session No.287
20.15 Turkish Programme: Discussion
Introduction to Ahmadiyyat
21.00 Rencontre Avec Les Francophones ®
22.00 Rohani Khazaine/ Islamic Teachings:
Topic: Discussion of the book 'Al Balagh'
22.25 Homeopathy Class: Lesson No.108 ®
23.35 Learning Norwegian: Lesson No.58 ®

Tuesday 4th April 2000

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Class: Lesson No.61, Part 1 ®
01.05 Liqaa Ma'al Arab: Session No.287 ®
02.20 MTA Sports: Kabaddi Final
Produced by MTA Pakistan
03.05 Urdu Class: Lesson No.241 ®
04.25 Learning Norwegian: Lesson No.58 ®
05.00 Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Class: Lesson No.61, Part 1 ®
07.15 Pushto Programme: F/S Rec.23.10.98
With Pushto Translation
08.20 Rohani Khazaine/ Islamic Teachings ®
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.287 ®
10.00 Urdu Class: Lesson No.241 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Swedish: Lesson No.43
13.00 Bengali Mulaqat (New): Rec.28.03.00
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
13.55 Bengali Service: Various Items
14.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.79
15.55 Children's Corner: Yassernal Quran
Class, Lesson No.24
17.05 German Service
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi (saw)
18.25 Urdu Class: Lesson No.242
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.288
Rec:29.05.97
20.30 MTA Norway: Islamul ki philosophy
21.05 Bengali Mulaqat ®
22.05 Hamari Kaenat: All about Galaxies
Presenter: Syed Tahir Ahmed Sahib
22.35 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.79®
23.35 Learning Swedish: Lesson No.43 ®

Wednesday 5th April 2000

00.05 Tilawat, MTA News
00.35 Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.00 Liqaa Ma'al Arab: Session No.288 ®
02.05 Bengali Mulaqat ®
03.10 Urdu Class: Lesson No.242 ®
04.25 Learning Swedish: Lesson No.43 ®
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.79
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: Quran Class ®
07.00 Swahili Programme: Muzakhra – Part 1
07.40 Dars ul Hadith: In Swahili language
08.05 Hamari Kaenat: Galaxies ®
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.288 ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.242 ®
10.55 Indonesian Service
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Spanish: Lesson No.27
13.05 Atfal Mulaqat(new): Rec.29.03.00
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00 Bengali Service
15.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.80
16.10 Children's Corner: Guldasta
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.15 Urdu Class: Lesson No.243
19.20 Liqaa Ma'al Arab: Session No.289
20.30 MTA France: Aurore No.11
20.55 Atfal Mulaqat: ®
21.55 Durr e Sameen: 'Ameen'
22.25 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.80
23.25 Learning Spanish: Lesson No.27 ®

Thursday 6th April 2000

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Galdasta ®
01.10 Liqaa Ma'al Arab: Session No.289 ®
02.15 Atfal Mulaqat: ®
03.15 Urdu Class: Lesson No.243 ®
04.20 Learning Spanish: Lesson No.27 ®
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.80
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Guldasta ®
07.15 Sindhi Programme: F/S Rec.06.02.99
With Sindhi Translation
08.10 Durr e Sameen ®
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.289 ®
10.00 Urdu Class: Lesson No.243 ®
10.55 Indonesian Service: Mimbar Islam,...
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Arabic: Lesson No.37
12.55 Liqaa Ma'al Arab(New): Rec.30.03.00
13.55 Bengali Service: F/S Rec.31.01.92
With Bangla Translation
15.05 Homeopathy Class: Lesson No.109
16.05 Children's Corner: Yassernal Quran
Class, Lesson No. 25, MTA Pakistan
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars e Malfoozat
18.30 Urdu Class: Lesson No.244
Rec:05.01.97
19.40 Liqaa Ma'al Arab(New): ®
20.45 MTA Lifestyle: Al Maidah
Produced by MTA Pakistan
21.05 Moshaira: Shaan e Quran, Part 2
21.55 Quiz: History of Ahmadiyyat, No.34
22.35 Homeopathy Class: Lesson No.109 ®
23.40 Learning Arabic: Lesson No.37 ®

Friday 7th April 2000

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Yassernal Quran ®
00.55 Children's Corner: Ilmi Programme ®
01.20 Liqa Ma'al Arab: (new) ®
02.20 Moshaira: Part 2 ®
03.10 MTA Lifestyle: Al Maidah ®
03.30 Urdu Class: Lesson No.244 ®
04.35 Learning Arabic: Lesson No.37 ®
04.55 Homeopathy Class: Lesson No.109 ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner: Quran Class ®
07.10 Quiz: History of Ahmadiyyat, No.34 ®
07.40 Siraiky Programme: F/S Rec.26.03.99
With Siraiky Translation
08.45 Liqa Ma'al Arab(new): ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.244 ®
10.55 Indonesian Service: Dars Hadith, Nazm,..
11.25 Bengali Service: Discussion, Nazm,..
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50 Nazm, Darood Shareef
13.00 Friday Sermon LIVE
14.00 Documentary: Historical places , Sindh
14.15 Majlis e Irfan(New): Rec.31.03.00
15.20 Friday Sermon ®
16.20 Children's Corner: Class No.16, Part 2
Produced by MTA Canada
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.25 Urdu Class: Lesson No. 245
Rec:14.02.00
19.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.290
20.30 MTA Belgium: Children's Class, No.27
Host: Naseer Ahmed Shahid Sahib
21.20 Documentary:Historical places in Sindh
21.35 Friday Sermon ®
22.55 Majlis e Irfan ®

Saturday 8th April 2000

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Class No.16, Part 2 ®
Produced by MTA Canada
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.290 ®
02.20 Friday Sermon ®
03.25 Urdu Class: Lesson No.245 ®
04.25 Computers for Everyone: Part 43
04.55 Majlis e Irfan ®
06.05 Tilawat, Preview, News
06.50 Children's Corner: Class No.16, Part 2 ®
Produced by MTA Canada
07.35 MTA Mauritius:Various Programmes
08.20 Documentary: Historical places of Sindh
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.290 ®
09.55 Urdu Class; Lesson No.245 ®
11.00 Indonesian Service
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Danish: Lesson No.21
13.10 German Mulaqat(new):Rec.01.04.00
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.10 Bengali Service: Various Items
15.10 Children's Class: With Huzoor (New)
Rec:08.04.00
16.10 Quiz: Khutabat e Imam
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Preview
18.30 Urdu Class: Lesson No.246
19.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.291
20.50 Arabic Programme: Various Items
21.20 Children's Class (New): ®
22.20 MTA Variety: entertainment programme
22.50 German Mulaqat(New): ®

Sunday 9th April 2000

00.05 Tilawat, News
00.45 Quiz Khutbat e Imam
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.291 ®
02.15 Canadian Horizons:
03.15 Urdu Class: Lesson No.246 ®
04.25 Learning Danish: Lesson No.21 ®
04.55 Children's Class(new): ®
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
07.10 Quiz Khutabat e Imam ®
07.35 German Mulaqat: ®
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.291 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.246 ®
10.55 Indonesian Service
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Chinese: Lesson No.161
With Usman Chou Sahib
13.10 Mulaqat(new):with Nasirat & Lajna
14.10 Bengali Service
15.10 Friday Sermon ®
16.15 Childrens Class: Lesson No 61, Final Part
16.55 German Service
18.05 Tilawat
18.15 Urdu Class: Lesson No.248
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.292
20.35 Bosnian Programme: Interview
of Bosnia guests
21.25 Dars ul Quran: Lesson No.2 (1996)
Rec:23.01.96
22.55 Mulaqat with Nasirat &Young Lajna ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8870 8517

Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 | Friday, March 31, 2000 | Issue No. 13

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

شہنشاہ معظم جارج پنجم کے حضور میں برصغیر کے ممتاز علماء وسجادہ نشین

۱۲؍دسمبر ۱۹۱۲ء کا دن ہندوپاک کی تاریخ میں ایک یادگار دن شمار ہوتا ہے کیونکہ اس روز برطانوی تاجدار جارج پنجم کا دربار تاجپوشی دہلی میں نہایت درجہ شان و شوکت اور شاہی تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا جس میں ملک کے ہر طبقہ نے شرکت کی اور پورا پنڈال پر شگاف نعرہائے مسرت سے گونج اٹھا۔

دربار کی مصروفیات کے تین روز بعد ۱۶؍ستمبر ۱۹۱۲ء کو اُس دور کے ممتاز علماء اور گدی نشینوں پر مشتمل مذہبی رہنماؤں کا وفد شہنشاہ معظم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور شہنشاہ سے مصافحہ کا شرف واعزاز حاصل کیا۔ اس وفد میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی تھے جو بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف ۱۸۹۲ء سے ملک گیر فتویٰ کفر اور انگریزی حکومت کے باغی ہونے کی تحریک چلا رہے تھے اور ۱۸۹۵ء سے یہ پروپیگنڈہ بھی کررہے تھے کہ:

"گورنمنٹ کو اس کا اعتبار کرنا مناسب نہیں اور اس سے پرحذر رہنا ضروری ہے ورنہ اس مہدی کادیانی سے اس قدر نقصان پہنچنے کا احتمال ہے جو مہدی سوڈانی سے نہیں پہنچا تھا"۔

(رسالہ 'اشاعة السنة' لاہور جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۸)

حکومت انگریزی نے اُن کی شاندار اور سنہری خدمات کے صلہ میں نہ صرف "شمس العلماء" کا خطاب دیا بلکہ بطور انعام چار مربع زمین کی جاگیر سے بھی نوازا۔ جس کا ذکر انہوں نے نہایت طمطراق کے ساتھ اپنے رسالہ اشاعة السنة جلد ۱۹ صفحہ ۲۷۷ میں فرمایا ہے۔ اس بنا پر بعض نامور اہلحدیث علماء کو واضح لفظوں میں یہ اعتراف کرنا پڑا کہ:

"مرحوم مولانا محمد حسین جید عالم اور دُور اندیش مفکر ہونے کے باوجود اپنے دوسرے رفقاء کی طرح مقام عزیمت پر قائم نہ رہ سکے۔ یہی وہ مقام ہے جس کے متعلق ہمارے بعض دوست ہمیں طعن دیتے ہیں کہ تحریک اہلحدیث انگریز کے ہاتھ میں بک گئی"۔

('الاعتصام' گوجرانوالہ ۱۲؍اکتوبر ۱۹۵۱ء صفحہ ۲)

مولوی محمد حسین بٹالوی کے علاوہ مہتمم دارالعلوم دیوبند مولوی محمد احمد صاحب بھی شامل وفد تھے جنہیں انگریزی حکومت سے "شمس العلماء" کا خطاب عطا ہو چکا تھا۔

برصغیر کے معاندِ احمدیت علماء کے سب سے پہلے "محافظ ختم نبوت" (بٹالوی) کی انگریزی خدمات کا سرسری تعارف کرانے کے بعد مؤرخ ملتان جناب سید محمد اولاد علی گیلانی کے قلم سے اس وفد کی تفصیلات ملاحظہ فرمایئے۔ آپ ۱۹۳۸ء میں اپنی کتاب "مرقع مولتان" کے صفحہ ۳۵، ۳۶ میں تحریر فرماتے ہیں:

"۱۶؍دسمبر کو شہنشاہ معظم و ملکہ معظمہ کا دہلی سے روانگی کا دن تھا۔ اس دن مختلف تقریبات عمل میں آئیں جن میں سب سے زیادہ اہم تقریب جس کا ملتان ڈویژن سے خاص تعلق ہے اس وفد کی پیشی کا تھا جو ہندوستان کے مسلمان علمائے دین اور جلیل القدر سجادہ نشینان پر مشتمل تھا۔ اور جنہوں نے ۱۳؍دسمبر ۱۹۱۲ء کو دوسرے مذاہب کے وفود کی طرح اسلامی عقائد کے مطابق بادشاہ سلامت کی صحت واقبال کے لئے دعائیں مانگی تھیں۔ اس وفد کے حسب ذیل اراکین تھے جن کو اعلیحضرت شہنشاہ معظم و ملکہ معظمہ نے شرف باریابی بخشا اور ہر ایک سے نہایت خلوص کے ساتھ مصافحہ کیا۔ اس موقعہ پر شمس العلماء مولوی محمد حسین بٹالوی نے ایک عربی قصیدہ بھی پیش کیا۔

سجادہ نشینان:

(۱) دیوان شیخ سید محمدؒ صاحب سجادہ نشین دربار حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکرؒ پاک پٹن۔

(۲) خواجہ میاں حامد شاہ صاحب چشتی تونسہ شریف۔

(۳) خان بہادر حاجی مخدوم سید صدرالدین شاہ صاحب گیلانی حسنی الحسینی القادری، سجادہ نشین دربار پیران پیرؒ ملتان۔

(۴) صاحبزادہ میاں نور احمدؒ صاحب سجادہ نشین حضرت سلطان باہوؒ۔

(۵) خان بہادر مخدوم شیخ حسن بخش صاحب قریشی الہاشمی۔ سجادہ نشین درگاہ حضرت غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۶) خان بہادر مخدوم غلام قاسم صاحب (مرحوم)۔ سجادہ نشین دائرہ دین پناہؒ۔

علمائے دین:

(۷) شمس العلماء ابومحمد مولوی عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی دہلی۔

(۸) شمس العلماء مولوی سید احمد صاحب امام مسجد دہلی۔

(۹) شمس العلماء مولوی محمد احمد صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند۔

(۱۰) شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی (مرحوم)۔

(۱۱) شمس العلماء خان بہادر مولانا مولوی ابوالخیر صاحب دہلوی۔

(۱۲) مجتہد العصر، شمس العلماء مولانا مولوی سید علی حائری پیشوائے فرقہ امامیہ لاہور۔

(۱۳) شمس العلماء مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔

(۱۴) مولوی عبدالسلام صاحب دہلوی۔"

(مُرقع مولتان صفحہ ۳۵، ۳۶۔ طبع دوم ناشر جاذب پبلشرز لاہور ۱۹۹۵ء)

سیرالیون کی مختلف جماعتوں میں

جلسہ ھائے یوم مصلح موعود کا انعقاد

(رپورٹ: سید حنیف احمد۔ مبلغ سلسلہ)

۲۰؍فروری کا دن جماعتی روایات میں ایک درخشاں ستارے کی حیثیت رکھتا ہے اور ہر سال عالمگیر جماعت احمدیہ اسے بڑے اہتمام سے مناتی ہے اور اس شعر کے مطابق کہ۔

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے کارناموں اور احسانات کی یاد سے دلوں کو گرمایا جاتا ہے۔ امسال سیرالیون میں ۱۳ مختلف مقامات پر ان جلسوں کا انعقاد ہوا جن میں سے چندایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

فری ٹاؤن: شرقی ریجن کی جماعتوں نے اجتماعی طور پر گوری سٹریٹ مسجد میں اس جلسہ کا انتظام کیا۔ پروگرام بفضل تعالیٰ صبح دس بجے مکرم طارق محمود جاوید صاحب امیر جماعت احمدیہ سیرالیون کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم حسن بلاء صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے عربی قصیدہ کے چند اشعار ترنم سے پڑھ کر سنائے۔ اسکے بعد مکرم ایف ایس بنگورہ صاحب نے افتتاحی کلمات اور یوم مصلح موعودؓ کی اہمیت بیان کی۔ پہلی تقریر خاکسار نے "پیشگوئی مصلح موعودؓ اور اس کی اہمیت" کے موضوع پر کی۔ بعدہ مکرم یوسف خالد ڈوروی صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی کے کارنامے کے موضوع پر خطاب کیا۔ آخری تقریر مکرم ہارون جالو صاحب نے "حضرت مصلح موعودؓ کی تبلیغی کاوشیں" کے موضوع پر کی اور سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی تصانیف، دورہ جات، مختلف ممالک میں مبلغین کے بھجوانے اور تبلیغی مراکز کے قائم کرنے کا خاص طور پر ذکر کیا۔ مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں حضرت مصلح موعودؓ کا فوٹو دکھلایا کہ یہ وہ مجاہد اسلام ہے جس نے اشاعت اسلام کے لئے انتھک محنت کی اور بتایا کہ اشاعت اسلام کے لئے کیسی تڑپ آپ میں پائی جاتی تھی نیز آپ کے اس شعر۔

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

کے تحت بتلایا کہ جماعت احمدیہ سے حضرت مصلح موعودؓ کیسی توقعات رکھتے تھے اور ہمیں کس طرح کوشش کر کے ان توقعات پر پورا اترنا چاہئے۔ اس پروگرام کے اختتام پر مکرم امیر صاحب نے احباب جماعت کے شوق کے پیش نظر سوالات کی اجازت دی۔ اس پر بکثرت سوالات غیر از جماعت اور احمدی احباب نے کئے۔ نماز کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔ اس بابرکت پروگرام میں اڑھائی صد سے زائد مرد وزن شامل ہوئے۔

کینما: کینما میں بھی یہ جلسہ مکرم امیر صاحب سیرالیون کی صدارت میں منعقد ہوا۔ دو صد سے زائد حاضری رہی۔ مکرم امیر صاحب نے "پیشگوئی مصلح موعود اور اس کے تقاضے" کے موضوع پر تفصیلی خطاب فرمایا۔

لنگے: مکرم فواد محمد کانو صاحب نے لنگے میں اس جلسہ کا انعقاد احمدیہ سیکنڈری سکول لنگے کے احاطہ میں کیا۔ جناب اسمٰعیل کمارا صاحب صدر جماعت احمدیہ لنگے نے اپنے صدارتی خطاب میں جماعتی تعارف اور پیشگوئی کی وضاحت کی۔ بعدہ مکرم فواد محمد کانو صاحب نے حضرت مصلح موعود کے کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ملک میں امن پیدا کرے اور اس سے بھی بڑے جلسوں کے انعقاد کی توفیق بخشے۔ نیز ان جلسوں کی حقیقی غرض وغایت کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کرر کھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔